خیر الناس من ینفع الناس

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

Monthly

FAIZ-UL-ISLAM

Rawalpindi

ABC

August 2024

اگست 2024ء بمطابق محرم الحرام / صفر المظفر 1446ھ

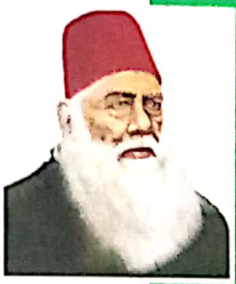

طلوع صبح آزادی

14 اگست 1947ء

27 رمضان 1366ھ

زیر سرپرستی **انجمن فیض الاسلام راولپنڈی**

جدوجہدآزادی

منفرد مسلم تمدن

برصغیر جنوبی ایشیا میں اسلامی اقدار اور مقامی روایات کے امتزاج سے ایک منفرد مسلم تمدن نمو پذیر ہوا جو مسلمانوں کی الگ شناخت اور قومیت کی بنیاد بنا۔

تجدید قومیت

اکبر کے عہد میں دین الٰہی کے ذریعے غیر مسلموں اور مسلمانوں کو ایک قوم کی حیثیت سے مدغم کرنے کی کوشش کی گئی مگر یہ مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ کے پیشرو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اصلاحی اور تجدیدی تحریک کی بدولت پنپ نہ سکی۔

دوقومی نظریہ

برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کے عظیم مصلح اور مدبّر سرسید احمد خان نے مسلمانوں اور ہندوؤں کو تمدنی تفاوت کی وجہ سے دو الگ قومیں قرار دے کر دوقومی نظریہ کی بنا ڈالی۔

مسلم ریاست کا تصور

مسلمانوں کے عظیم مفکر اور قومی شاعر علامہ محمد اقبال نے برصغیر جنوبی ایشیا کے منفرد مسلم تمدن کی بنا پر ہندوستان یا برصغیر جنوبی ایشیا کے مسلم اکثریت کے علاقوں پر مشتمل الگ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔

مسلم ریاست کا مطالبہ

اس وقت کے بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی افضل الحق نے قائداعظم محمد علی جناح کی زیرِ صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل الگ مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا۔

مسلم ریاست کا نام

اس وقت کے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک طالب علم رہنما چوہدری رحمت علی نے پنجاب کے "پ" اباسین یا افغانیہ (موجودہ خیبر پختون خواہ) کے "الف"، کشمیر کے "ک"۔ سندھ کے "س" اور بلوچستان کے "تان" کو ملا کر مجوزہ مسلم ریاست کے لیے پاکستان کا نام تجویز کیا۔

مسلم ریاست کا قیام

قائداعظم محمد علی جناح نے برصغیر جنوبی ایشیا کے تمام علاقوں کے مسلمانوں کو مسلم تمدن کی بنیاد پر ایک قوم کی حیثیت سے منظم کر کے حصول پاکستان کی جدوجہد کی قیادت کی اور اپنے استدلال اور استقلال سے انگریز حاکموں اور غیر مسلم لیڈروں کو قائل کر کے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی وعلمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

جلد نمبر 76	اگست 2024ء بمطابق محرم الحرام/صفر المظفر ۱۴۴۶ھ	شمارہ نمبر 8

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم/ طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد	ساجد علوی گولڑوی	۳
نعت	محمد حنیف نازش قادری	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۷
درس حدیث	مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن	۱۳
مقام اولیاء اللہ	علامہ مرشد اللہ یار خانؒ	۱۵
انسانی حقوق اور اسلامی ریاست	سید جلال الدین عمری	۲۲
سلف صالحین	مولانا ظفر علی خانؒ	۲۸
شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی	نظر احمد عثمانی	۲۹
Prof, Nazeer Ahmed : ISLAN IN GLOBAL HISTORY Reviewed by Prof, Niaz Erfan		۳۵
صدائے یتامیٰ	لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر	۴۰
دعاء اہل وطن	احمد ندیم قاسمی	۴۱
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۴۲

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۵۳۲۹۰۹، ۵۷۷۲۹۰۹
فیض آباد: ۴۵۷۵۶۸۸، ۴۵۷۵۶۸۷ مندرہ: ۰۵۱-۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

حقیقت یہ ہے کہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے، جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے، اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دیتا ہے کہ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیے، انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ [سورۃ بنی اسرائیل: آیات ۹ تا ۱۱]

فرمان رسول ﷺ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''بچے کا ماں باپ پر یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا سا نام رکھے، اور اُسے بہترین تربیت سے آراستہ کرے''۔ [ابوداؤد]

قائداعظم نے فرمایا

ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا، بلکہ ہم ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے، جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔ (اسلامیہ کالج پشاور۔ ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء)

فرمودۂ اقبال

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے، فقط اک مسئلہ علم کلام
روشن اس ضو سے اگر خلعتِ کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

حمد

ساجد علوی گولڑوی

ہر ایک ذرّے میں ہے جو نہاں وہی ہے خدا
جو ہر جگہ ہے تجلّی نشاں وہی ہے خدا
جہان سارا ہے آغوشِ نُور میں جس کی
کَراں سے تا بہ کَراں بے کَراں وہی ہے خدا
جہاں میں نعمتیں جس کی ہیں بے حساب و شمار
جو بے مثال ہے اور بے نشاں وہی ہے خدا
تمام چہرے ہیں جس کی تجلّیوں کے چراغ
تمام جس کے ہیں یہ آستاں وہی ہے خدا
ہیں جس کے حمد سرا جِن و قُدسی و انساں
طیور جس کے لیے نغمہ خواں وہی ہے خدا
نہیں ہے نام کو تکرار جس کے جلوؤں میں
ہے جس کا ہر گھڑی تازہ جہاں وہی ہے خدا
اُسی کا حُسن ہے ساؔجد جہاں کی زیبائی
سبھی یہ جس کی ہیں رعنائیاں وہی ہے خدا

Scanned with CamScanner

نعت

محمد حنیف نازش قادری

وہ ناگزیر ہیں ایماں کی چاشنی کے لیے
اطاعت ان کی ضروری ہے بندگی کے لیے
جو ان کا نام نہ ہوتا تو ہم کہاں جاتے
سہارا ان کا ملا ہم کو زندگی کے لیے
خوشی کے ڈھونڈنے والو پتے کی بات سنو
غمِ حبیبؐ ضروری ہے ہر خوشی کے لیے
قطار نبیوںؑ کو آدم سے لے کے عیسیٰؑ تک
فضا بنائی گئی آخری نبیؐ کے لیے
نہ چاہا آپؐ نے خود، ورنہ زر میں ڈھلنے کو
مچل رہے تھے پہاڑ آپؐ کی خوشی کے لیے
حضورؐ! ہم ہیں بھٹکنے کو، جرم کرنے کو
حضورؐ! آپؐ تو ہیں بندہ پروری کے لیے
حضورؐ! در پہ بلا لیں بچارے نازشؔ کو
تڑپ رہا ہے مدینے کی حاضری کے لیے

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام! آپ کے زیرِ نظر اگست 2024ء کا شمارہ ''ماہنامہ فیض الاسلام'' ہے۔

14 اگست 1947ء برصغیر کے مسلمانوں کی آرزؤں اور عظیم تر کوششوں کی تکمیل کا دن ہے۔ یہ دن پاک و ہند کے مسلمانوں کی بے شمار قربانیوں، اندوہ ناک حادثات اور دل خراش واقعات سے لبریز ہے۔ جس کے تذکرہ سے آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں اور دل لہو کے آنسو روتا ہے۔

جس ملک میں آج ہم آزادی کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں، اس کے حصول میں برصغیر کے مسلمانوں نے بلاتفریق علاقہ، زبان اور رنگ و نسل کے قائداعظم محمد علی جناح کے زیر قیادت ہر طرح کی قربانی دے اور 14 اگست 1947ء کو برصغیر ہند میں پاکستان کے نام سے ایک آزاد اور خود مختار ملک کی بنیاد رکھی اور آنے والی نسلوں کے لیے عزت و آبرو کے ساتھ زندگی گذارنے کا سامان فراہم کیا۔

قائد محترم نے آزادی کے حصول کے لیے اپنے وسیع تر مطالعہ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں تین زریں اصول بتائے جو آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

(1)۔ ایمان: فرمان خداوندی ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: آیت نمبر ۱۳۹)

یعنی کمزوری اور سستی کو اپنے پاس نہ آنے دینا اور گذشتہ (حالات پر) رنج و ملال نہ کرنا آخر کار تم ہی غالب رہو گے، بشرطیکہ ایمان اور یقین پر مضبوط ہو اور حالات و واقعات سے مت گھبراؤ، اللہ کا وعدہ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا۔

ایمان جن کا پختہ ہو یقین جن کا رب پہ ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(2)۔ اتحاد

اتحاد و اتفاق کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام! آپ کے زیر نظر اگست 2024ء کا شمارہ ''ماہنامہ فیض الاسلام'' ہے۔

14 اگست 1947ء برصغیر کے مسلمانوں کی آرزوؤں اور عظیم تر کوششوں کی تکمیل کا دن ہے۔ یہ دن پاک و ہند کے مسلمانوں کی بے شمار قربانیوں، اندوہ ناک حادثات اور دل خراش واقعات سے لبریز ہے۔ جس کے تذکرہ سے آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں اور دل لہو کے آنسو روتا ہے۔

جس ملک میں آج ہم آزادی کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں، اس کے حصول میں برصغیر کے مسلمانوں نے بلاتفریق علاقہ، زبان اور رنگ و نسل کے قائداعظم محمد علی جناح کے زیر قیادت ہر طرح کی قربانی دے اور 14 اگست 1947ء کو برصغیر ہند میں پاکستان کے نام سے ایک آزاد اور خود مختار ملک کی بنیاد رکھی اور آنے والی نسلوں کے لیے عزت و آبرو کے ساتھ زندگی گذارنے کا سامان فراہم کیا۔

قائد محترم نے آزادی کے حصول کے لیے اپنے وسیع تر مطالعہ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں تین زریں اصول بتائے جو آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

(1)۔ ایمان: فرمان خداوندی ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: آیت نمبر ۱۳۹)

یعنی کمزوری اور سستی کو اپنے پاس نہ آنے دینا اور گذشتہ (حالات پر) رنج و ملال نہ کرنا آخر کار تم ہی غالب رہو گے، بشرطیکہ ایمان اور یقین پر مضبوط ہو اور حالات و واقعات سے مت گھبراؤ، اللہ کا وعدہ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا۔

ایمان جن کا پختہ ہو یقین جن کا رب پہ ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(2)۔ اتحاد

اتحاد و اتفاق کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (آل عمران، آیت نمبر ۱۰۳)

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں (جھگڑے، فساد) اور پھوٹ نہ ڈالو

علامہ اقبال نے خوبصورت الفاظ میں اس کی تشریح یوں کی ہے

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

(3)۔ تنظیم:

یعنی کسی کام یا تحریک کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کا بہترین منظم انداز یعنی ڈسپلن قرآن وحدیث میں ہمیں اس کے دلائل وشواہد بھی ملتے ہیں۔ سورۃ صف میں اس کی تعلیم دی گئی اور جہاد کے موقع پر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ

(سورۃ صف: آیت نمبر ۴)

یعنی اللہ پسند کرتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

جب نبی اکرم ﷺ امامت فرماتے تو لوگوں سے فرماتے:

سَوّو فاعتدلو صفوفکم۔ سدو الخلل

یعنی صفیں درست کریں، سیدھے کھڑے ہوں درمیان میں خلا نہ چھوڑیں۔

اس ارشاد گرامی میں ڈسپلن کی اور نظم وضبط کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

اگر ہم قائد کے ان ارشادات پر عمل کریں گے جن کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے تو یقیناً کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور ہم اسی طرح تعمیر وطن میں کامیاب ہوں گے جس طرح ہمارے قائدین کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔

انجمن فیض الاسلام کے تمام اراکین، اساتذہ اور طلباء کی طرف سے اہل وطن کو آزادی مبارک ہو۔

اے میرے وطن! زندہ باد، شاد باد

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد
(تمغہ امتیاز)
مدیر اعلیٰ

Scanned with CamScanner

القرآن

شہادت کی موت اور درجات

قاری خورشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ [سورۂ آل عمران (۳)، آیت نمبر: ۱۶۹ تا ۱۷۱]

ترجمہ:۔ جولوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مَرے ہوئے نہ سمجھنا وہ مرے ہی نہیں ہیں بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اوران کورزق مل رہا ہے۔ جو کچھ ان کو خدا نے اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں وہ خوش ہیں۔ اور جو ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کے بارے میں خوشیاں منا رہے ہیں، کہ قیامت کے دن ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ غم ناک ہوں گے۔ اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

شہادت کی موت:

(یعنی گھر میں بیٹھ رہنے سے موت تو رک نہیں سکتی، ہاں آدمی اس موت سے محروم رہتا ہے جس کو موت کے بجائے حیات جاودانی کہنا چاہیے۔شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک خاص طرح کی زندگی ملتی ہے جو اور مردوں کو نہیں ملتی، ان کو حق تعالیٰ کا ممتاز قرب حاصل ہوتا ہے۔ بڑے عالی درجات و مقامات پر فائز ہوتے ہیں۔ جنت کا رزق آزادی سے پہنچتا ہے جس طرح ہم اعلیٰ درجہ کے ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر ذرا سی دیر میں جہاں چاہیں اڑے چلے جاتے ہیں، شہداء کی ارواح ''حواصل طیور خضر'' (سبز رنگ کے پرندوں کے حوصلوں) میں داخل ہو کر جنت کی سیر کرتی ہیں۔ ان ''طیور سبز'' کی کیفیت کو اللہ ہی جانے، وہاں کی چیزیں ہمارے خیال میں کہاں آسکتی ہیں۔ اس سے

Scanned with CamScanner

شہداء بے حد مسرور ہوتے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے دولت شہادت عنایت فرمائی، اپنی عظیم نعمتوں سے نوازا اور اپنے فضل سے ہر آن مزید انعامات کا سلسلہ قائم کردیا، جو وعدے شہیدوں کے لیے پیغمبر کی زبانی کیے گئے تھے انہیں آنکھوں سے مشاہدہ کرکے بے انتہا خوش ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی محنت ضائع نہیں کرتا بلکہ خیال اور گمان سے بڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اپنی حالت پر شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کا تصور کرکے بھی انہیں ایک خاص خوشی حاصل ہوتی ہے جن کو اپنے پیچھے جہاد فی سبیل اللہ اور دوسرے امور خیر میں مشغول چھوڑ آئے ہیں کہ وہ بھی اگر ہماری طرح اللہ کی راہ میں مارے گئے یا کم از کم ایمان پر مرے تو اپنی اپنی حیثیت کے موافق اسی طرح لطف اور بے خوف زندگی کے مزے اڑائیں گے۔ نہ ان کو آگے کا ڈر ہوگا نہ پیچھے کا غم، اطمینان اور امن کے ساتھ سیدھے خدا کی رحمت میں داخل ہوجائیں گے۔

شہدا کی عجیب تمنا:

بعض روایات میں ہے کہ شہدائے احد یا شہدائے بیر معونہ نے خدا کے ہاں پہنچ کر تمنا کی تھی کہ کاش ہمارے اس عیش و نعمتوں کی خبر کوئی ہمارے بھائیوں کو پہنچادے تاکہ وہ بھی اس زندگی کی طرف جھپٹیں اور جہاد سے جان نہ چرائیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں پہنچاتا ہوں۔ اس پر یہ آیات نازل کیں اور ان کو مطلع کردیا گیا کہ ہم نے تمہاری تمنا کے موافق خبر پہنچادی اس پر وہ اور زیادہ خوش ہوئے۔

مؤمن کی روح:

☆ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو جنت کے درختوں کے پھل کھاتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ سب کو کھڑا کرے گا تو اسے بھی اس کے جسم کی طرف لوٹادے گا۔ اس حدیث کے راویوں میں تین جلیل القدر امام ہیں جو ان چار اماموں میں سے ہیں جن کے مذاہب مانے جارہے ہیں۔ (ابن کثیر)

حضرت جابرؓ کے والد:

ابوبکر ابن مردویہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور فرمانے لگے جابرؓ کیا بات ہے کہ تم مجھے غمگین نظر آتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہوگئے جن پر بار قرض بہت ہے اور میرے بہن بھائی بہت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن! میں تجھے بتاؤں، جس کسی سے خدا

نے کلام کیا پردے کے پیچھے سے کلام کیا لیکن تیرے باپ سے آمنے سامنے بات چیت کی، فرمایا مجھ سے مانگ جو مانگے گا دوں گا۔ تیرے باپ نے کہا خدایا میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں دوبارہ بھیجے اور میں تیری راہ میں دوسری مرتبہ شہید ہوجاؤں۔ رب عزوجل نے فرمایا یہ بات تو میں پہلے ہی مقرر کرچکا ہوں کہ کوئی لوٹ کر دوبارہ دنیا میں نہیں جائے گا۔ کہنے لگے پھر خدایا میرے بعد والوں کو ان مراتب کی خبر پہنچادی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا نازل فرمائی۔ بیہقی میں اتنا اور زیادہ ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا میں تو خدایا تیری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکا۔

بَلْ أَحْيَاءٌ ۔۔۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ابو العالیہ نے اس فقرہ کی تشریح میں کہا کہ وہ سبز پرندوں کی شکلوں پر ہیں۔ جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں اڑتے ہیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ روز قیامت تک ہر رات عرش کے نیچے ان کی روحیں رکوع اور سجدے کرتی رہیں گی۔

حیات شہداء:

بغوی نے حضرت عبید بن عمیر کا بیان نقل کیا ہے کہ احد سے واپسی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت مصعبؓ بن عمیر (شہید احد) کی طرف سے ہوا مصعبؓ شہید ہوچکے تھے۔ آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان کے لیے دعا کی پھر یہ آیت پڑھی من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من الآیۃ۔ پھر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت کے دن یہ سب اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ متنبہ ہوجاؤ تم ان کے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو اور ان کو سلام کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو کوئی ان کو سلام کرے گا وہ ضرور اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں نے تجھے مکہ میں دیکھا تھا کہ تجھ سے زیادہ مکہ میں نہ کوئی خوش لباس تھا نہ حسین بالوں والا (یعنی نہ تجھ سے زیادہ خوش جمال اور آج اللہ کی راہ میں تیری یہ حالت ہوگئی کہ تجھے مثلہ کیا گیا)

سوال: کیا شہید کے مرتبہ کو کوئی اور پہنچ سکتا ہے؟

جواب: ہاں پہنچ سکتا ہے شہداء کے فضائل جو کچھ بیان کیے گئے ہیں ان کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے وہاں تک نہ پہنچیں۔ ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عبید بن خالدؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں میں بھائی چارہ کرادیا ان میں سے ایک راہ خدا میں شہید ہوگیا۔ پھر تقریباً ایک جمعہ کے بعد دوسرا

شہداء بے حد مسرور ہوتے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے دولت شہادت عنایت فرمائی، اپنی عظیم نعمتوں سے نواز اور اپنے فضل سے ہر آن مزید انعامات کا سلسلہ قائم کر دیا، جو وعدے شہیدوں کے لیے پیغمبرؐ کی زبانی کیے گئے تھے انہیں آنکھوں سے مشاہدہ کر کے بے انتہا خوش ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی محنت ضائع نہیں کرتا بلکہ خیال اور گمان سے بڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اپنی حالت پر شاداں وفرحاں ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کا تصور کر کے بھی انہیں ایک خاص خوشی حاصل ہوتی ہے جن کو اپنے پیچھے جہاد فی سبیل اللہ اور دوسرے امور خیر میں مشغول چھوڑ آئے ہیں کہ وہ بھی اگر ہماری طرح اللہ کی راہ میں مارے گئے یا کم از کم ایمان پر مرے تو اپنی اپنی حیثیت کے موافق ایسی ہی پر لطف اور بے خوف زندگی کے مزے لوٹیں گے۔ نہ ان کو اپنے آگے کا ڈر ہو گا نہ پیچھے کا غم، اطمینان اور امن کے ساتھ سیدھے خدا کی رحمت میں داخل ہو جائیں گے۔

شہدا کی عجیب تمنا:

بعض روایات میں ہے کہ شہدائے احد یا شہدائے بیر معونہ نے خدا کے ہاں پہنچ کر تمنا کی تھی کہ کاش ہمارے اس عیش ونعمتوں کی خبر کوئی ہمارے بھائیوں کو پہنچا دے تا کہ وہ بھی اس زندگی کی طرف جھپٹیں اور جہاد سے جان نہ چرائیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں پہنچاتا ہوں۔ اس پر یہ آیات نازل کیں اور ان کو مطلع کر دیا گیا کہ ہم نے تمہاری تمنا کے موافق خبر پہنچا دی اس پر وہ اور زیادہ خوش ہوئے۔

مؤمن کی روح:

☆ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو جنت کے درختوں کے پھل کھاتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ سب کو کھڑا کرے گا تو اسے بھی اس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔ اس حدیث کے راویوں میں تین جلیل القدر امام ہیں جو ان چار اماموں میں سے ہیں جن کے مذاہب مانے جا رہے ہیں۔ (ابن کثیر)

حضرت جابرؓ کے والد:

ابو بکر ابن مردویہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور فرمانے لگے جابرؓ کیا بات ہے کہ تم مجھے غمگین نظر آتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہو گئے جن پر بار قرض بہت ہے اور میرے بہن بھائی بہت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن! میں تجھے بتاؤں، جس کسی سے خدا

Scanned with CamScanner

نے کلام کیا پردے کے پیچھے سے کلام کیا لیکن تیرے باپ سے آمنے سامنے بات چیت کی، فرمایا مجھ سے مانگ، جو مانگے گا دوں گا۔ تیرے باپ نے کہا خدایا میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں دوبارہ بھیجے اور میں تیری راہ میں دوسری مرتبہ شہید ہو جاؤں۔ رب عزوجل نے فرمایا، یہ بات تو میں پہلے ہی مقرر کر چکا ہوں کہ کوئی لوٹ کر دوبارہ دنیا میں نہیں جائے گا۔ کہنے لگے پھر خدایا میرے بعد والوں کو ان مراتب کی خبر پہنچا دی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا نازل فرمائی۔ بیہقی میں اتنا اور زیادہ ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا میں تو خدایا تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔

بَلْ اَحْيَآءٌ۔۔۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ابوالعالیہ نے اس فقرہ کی تشریح میں کہا کہ وہ سبز پرندوں کی شکلوں پر ہیں۔ جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں اڑتے ہیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ روز قیامت تک ہر رات عرش کے نیچے ان کی روحیں رکوع اور سجدے کرتی رہیں گی۔

حیاتِ شہداء:

بغوی نے حضرت عبید بن عمیر کا بیان نقل کیا ہے کہ اُحد سے واپسی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت مصعبؓ بن عمیر (شہید احد) کی طرف سے ہوا، مصعبؓ شہید ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان کے لیے دعا کی پھر یہ آیت پڑھی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من الآية۔ پھر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت کے دن یہ سب اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ متنبہ ہو جاؤ تم ان کے پاس آیا کرو ان کی زیادت کیا کرو اور ان کو سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو کوئی ان کو سلام کرے گا وہ ضرور اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں نے تجھے مکہ میں دیکھا تھا کہ تجھ سے زیادہ مکہ میں نہ کوئی خوش لباس تھا نہ حسین بالوں والا (یعنی نہ تجھ سے زیادہ خوش جمال اور آج اللہ کی راہ میں تیری یہ حالت ہو گئی کہ تجھے مثلہ کیا گیا)

سوال: کیا شہید کے مرتبہ کو کوئی اور پہنچ سکتا ہے؟

جواب: ہاں پہنچ سکتا ہے شہداء کے فضائل جو کچھ بیان کیے گئے ہیں ان کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے وہاں تک نہ پہنچیں۔ ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عبید بن خالدؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں میں بھائی چارہ کرا دیا ان میں سے ایک راہ خدا میں شہید ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک جمعہ کے بعد دوسرا

بھی مر گیا لوگوں نے اس کی نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے (نماز میں اس کے لیے) کیا کہا لوگوں نے عرض کیا ہم نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ اس کی مغفرت فرما دے اس پر رحم کرے اور اس کو اس کے ساتھی تک پہنچا دے (یعنی اس کو بھی شہید کا درجہ مل جائے) حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر اس کی نمازوں کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے اعمال کے بعد والے اس کے اعمال یا فرمایا اس کے روزوں کے بعد والے اس کے روزے کہاں جائیں گے۔ ان دونوں کے درمیان (مرتبہ) کا فاصلہ تو اتنا ہے جتنا آسمان زمین کا (یعنی بعد کو مرنے والا پہلے شہید ہونے والے سے مرتبہ میں بہت اونچا ہے اس کی نمازیں اور روزے اس سے زائد ہیں)۔

شہدا کی خواہش:

عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی طرح ہوتی ہیں (بہرحال) ان پرندوں کے لیے سونے کی قندیلین (پنجرے) عرش سے آویزاں ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں۔ پھر لوٹ کر قندیلوں میں آجاتی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا تم کچھ چاہتے ہوایسا (روزانہ) تین بار کرتا ہے دوسری روایت میں آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مجھ سے مانگو جو کچھ چاہو وہ جواب دیتے ہیں، اے رب! ہم کیا مانگیں؟ جس جنت میں ہم چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ بغیر مانگے ان کو نہیں چھوڑا جاتا تو عرض کرتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں کے اندر دوبارہ لوٹا دیا جائے تاکہ ہم ایک بار اور تیرے راستے میں جہاد کریں (اللہ فرماتا ہے میں لکھ چکا ہوں کہ دوبارہ دنیا میں لوٹنا نہیں ہوگا) آخر جب اللہ دیکھتا ہے کہ ان کی کوئی ضرورت (باقی) نہیں تو ان کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شہداء کو خوش کرنا:

ویستبشرون۔۔۔اور وہ بشارت پائیں گے یعنی مسرور وخوش ہوں گے کہ شہداء پر زندہ بھائیوں کی طرف سے کچھ اندیشہ نہیں یعنی بھائیوں کے حقوق جو شہداء کے ذمہ رہ گئے تھے ان کا کوئی اندیشہ نہیں کیوں کہ اللہ شہداء کی طرف سے اہل حقوق کو راضی کر دے گا اور دعوے سے دست بردار کر دے گا۔

میں کہتا ہوں یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شہداء کے بھائی بند اور دوست جو مرتبہ میں شہداء کے درجہ کو نہیں پہنچے شہداء ان کے معاملہ میں بشارت پائیں گے اور خوش ہوں گے کہ ان کے بھائی بندوں کو بھی عذاب کا کچھ اندیشہ نہیں

Scanned with CamScanner

اور نہ ان کو رنج ہوگا کیوں کہ اللہ نے شہداء کو اپنے بھائی بندوں کی شفاعت کرنے کا حق عطا فرمایا ہے۔

شہداء کی شفاعت:

ابو داؤد اور ابن حبان نے حضرت ابو درداء کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے شہید اپنے ستر گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ احمد اور طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے اور ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت مقدام بن معدی کربؓ کی روایت سے بھی ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن انبیاء شفاعت کریں گے پھر علماء پھر شہداء۔ بزار نے بھی یہ حدیث لکھی ہے اور آخر میں اتنا زائد لکھا ہے، پھر مؤذن۔ میں کہتا ہوں حدیث میں جن علماء کو شفاعت میں شہداء پر سبقت عطاء فرمائی ہے شاید ان سے مراد وہ علماء راسخین ہیں جو حقیقت کے عالم ہیں۔

مجاہد فی سبیل اللہ کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے اور صرف جہاد فی سبیل اللہ (کا خیال) اور کلمۃ اللہ کی تصدیق ہی اس کے گھر سے نکلنے کا سبب ہو تو اللہ نے اس کے متعلق ذمہ لیا ہے کہ (اگر مر گیا تو) اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اس گھر میں جس سے وہ نکلا ہے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لے آئے گا۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی راہ خدا میں زخمی ہوگا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخم کھاتا ہے (اور کون نام آوری اور شہرت کے لیے زخمی ہوتا ہے) جب وہ قیامت کے دن (سامنے) آئے گا تو اس کے زخم سے خون ابلتا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔

شہادت کی تکلیف کی مثال:

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید قتل کا دکھ بس اتنا (اتنی دیر) پاتا ہے جتنا (یعنی جتنی دیر) تم چیونٹی کے کاٹنے سے پاتے ہو۔ (رواہ الدارمی والترمذی)

مسئلہ: اجماع علماء ہے کہ شہید کو غسل نہ دیا جائے کیوں کہ اُحد کے شہداء کو غسل نہیں دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہتھیار اور چمڑے (کا سامان) تو اتار لیے جائیں باقی خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

سید الشہداء:

حضرت جابرؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ جب لوگ لڑائی سے (واپس) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہؓ

Scanned with CamScanner

کو نہ پایا۔ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس درخت کے پاس آپ ﷺ کو دیکھا جب حمزہؓ پر آپ ﷺ کی نظر پڑی اور ان کو مثلہ کیے ہوئے دیکھا تو چیخ پڑے اور رو دیے۔ایک انصاری نے اٹھ کر حضرت حمزہؓ پر چادر ڈال دی پھر میت کو لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھی۔پھر دوسرے شہید کو لا کر حضرت حمزہؓ کے برابر رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے ان کی نماز پڑھی پھر دوسرے شہداء کو اٹھایا جانے لگا لیکن حضرت حمزہؓ (وہیں) چھوڑ دیا گیا آخر تمام شہداء کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور فرمایا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک حمزہؓ سید الشہداء ہوں گے۔

''یاد رکھو۔! دنیا کی تمام مشکلات کا حل اسلامی حکومت کے قیام میں ہے۔اسی مقصد کی خاطر میں لندن کی پرسکون زندگی کو چھوڑ کر عظیم مفکر علامہ اقبال کے تصور کو عملی جامہ پہنچانے کی خاطر ہندوستان آ گیا ہوں۔ان شاء اللہ ایک ایسی فلاحی اور مثالی مملکت قائم ہوگی، جس کی بنیاد **لا الٰہ الا اللہ** پر ہوگی، اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جائے گی''۔

[نئی دہلی میں انٹرویو۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء]

درسِ حدیث

بھائی کے لیے پسندیدہ جذبہ

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن

حدّثنا مسدد قال حدّثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن أنس رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلّم وعن حسين المعلم قال حدّثنا قتادة عن أنس عن النبى صلّى الله عليه وسلّم قال لايؤمن أحدكم حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوگا یہاں تک کہ جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے چاہے۔

تشریح

حدیث میں حقیقی مومن کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ اس کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ دنیا و آخرت کی بھلائی میں معاشرے کے دیگر افراد بھی شریک ہوں اور یہ عمل ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، اسی بناء پر مومن میں تواضع اور انکساری ہوتی ہے جب کہ حسد، کینہ، بغض، ریاکاری، دھوکہ دہی اور خودغرضی وغیرہ جیسے اخلاق ذمیمہ یعنی تکبر، جاہ پرستی اور سرمایہ پرستی سے پیدا ہوتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ایسا معاشرہ قائم کیا جس کے افراد ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور آپس میں ایک دوسرے کے مفادات کا لحاظ رکھنے والے تھے۔ جب سوسائٹی اس قسم کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے تو وہاں افراد کے اعمال ان کے ضمیر کے تقاضوں سے سرزد ہوتے ہیں اور خوف خدا ہی انہیں ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے، ایسی سوسائٹی مثالی شمار ہوتی ہے اور اسی کا نمونہ نبوت وخلافت

Scanned with CamScanner

راشدہ کا عہد ہے جہاں نظام کی حکمرانی کم نظر آتی ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از خود اعلیٰ انسانی تقاضوں کو پورا کیا کرتے تھے۔ اسی لیے اس معاشرے میں قانون کے جبر کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں اور اسی حوالے سے اس دور کے مطالعہ سے کئی عقدے حل ہو سکتے ہیں۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے مذکورہ بالا حدیث کے دو مفہوم ذکر کیے ہیں:

۱۔ انسان اپنی انسانی برادری سے اپنے لیے جس برتاؤ کی توقع رکھتا ہو، اسی قسم کا معاملہ اسے ان سے کرنا چاہیے مثلاً دیگر افراد اس کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئیں تو اسے چاہیے کہ ان سے حسنِ اخلاق کا رویہ اپنائے، اس کی تائید ایک حدیث نبوی سے بھی ہوتی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے ایمان لانے کے لیے یہ شرط رکھی کہ آپ اسے زنا کی اجازت دے دیں، یہ سن کر مجلس میں موجود صحابہ کرامؓ کے چہرے متغیر ہو گئے اور اسے ڈانٹنے لگے، مگر آپ نے صحابہؓ کو اس ردِ عمل سے منع کیا اور حکیمانہ انداز میں اس شخص سے مخاطب ہوئے، فرمایا: کیا تم پسند کرو گے کوئی تمہاری والدہ، بہن، بیٹی وغیرہ سے بدکاری کرے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں آپؐ کا یہ انداز اس کے دل میں اتر گیا پھر آپؐ نے اس کے لیے دعا فرمائی اے اللہ! اس کی آنکھ اور شرمگاہ کو بدکاری سے محفوظ فرما، بعد ازیں وہ شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور پھر کبھی اس نے غلط طور پر آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا۔

۲۔ انسان اگر اس مقام پر ہوتا جہاں اس کا بھائی ہے تو وہ اس وقت جو اپنے لیے پسند کرتا، وہی اس وقت اپنے بھائی کے لیے پسند کرے جیسے کوئی تاجر پیشہ، کسی اُستاد سے تجارتی مشورہ چاہے تو ظاہر ہے کہ اس کے لیے یہی موزوں ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو اس کے مقام پر رکھ کر سوچے اور پھر اپنی پسند کی رائے دے نہ یہ کہ وہ اپنے پسندیدہ تدریسی معمولات اختیار کرنے کا اس کو مشورہ دے دے۔

الغرض حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اپنے حق میں جس قسم کا معاملہ پسند کیا جائے اور یہ خواہش کی جائے کہ لوگ اس کے ساتھ من پسند برتاؤ کریں، اسی قسم کا معاملہ اور برتاؤ دوسروں سے کرنا چاہیے ایسا نہ ہو جیسے ”سورہ مطففین“ یعنی تاجرانہ سیاست کاروں کی عادت ہوتی ہے کہ جب لوگوں سے اپنا حق لینا چاہیں تو پورا لیں اور جب حق کی ادائیگی کی نوبت آجائے تو اس میں ٹال مٹول سے کام لیں یا ادھوری ادائیگی کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور محدث قاضی عیاض کا قول ہے کہ یہ حدیث معاشرے میں مساوات کے قیام کی تعلیم دے رہی ہے اور اسلامی مساوات کے بنیادی اصولوں میں سے ہے۔

Scanned with CamScanner

مقامِ اولیاء اللہ

بزبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ مرشد اللہ یار خانؒ

انسان کی حقیقی قدر و قیمت اور اصلی عظمت و برتری کا اندازہ اس وقت ہوگا جب اس کی فردِ عمل مالک حقیقی کے سامنے پیش ہوگی اور اسے فوز عظیم کا مژدہ سنا کر انعام اکرام کا مستحق قرار دیا جائے گا، اس لیے حقیقی کامرانی وفلاح اور حقیقی عظمت وشان وہی ہے جسے آخرت کی کامیابی اور ہمیشہ کی راحت کہا جاتا ہے، اس دنیا کی چندروزہ شان و شوکت فریبِ نظر اور غرور نفس کے سوا کچھ نہیں وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور

قیامت کے دن اولیاء اللہ کی شان

۱۔ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال ان للہ جلساء یوم القیٰمۃ عن یمین العرش وکلتایدی اللہ یمین علیٰ منابر من نور وجوھھم من نور لیسوا بانبیاء ولا شھداء ولا صدیقین۔ قیل یارسول اللہ من ھم قال ھم المتحابّون بجلال اللہ تعالیٰ۔ المتحابّون بجلال اللہ تبارک وتعالیٰ۔ المتحابّون بجلال اللہ تعالیٰ (رواہ احمد باسنادہٖ)

ترجمہ: ’’حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے دائیں جانب بیٹھنے والے کچھ لوگ ہوں گے اور اللہ دونوں ہاتھ داہنے ہیں، منبروں پر بیٹھے ہوں گے، منبر نور کے ہوں گے، ان کے چہرے منور ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے، نہ شہداء ہوں گے، نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا۔ حضور! پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ تین بار فرمایا۔ وہ اللہ کے لیے باہم محبت کرنے والے لوگ ہوں گے‘‘۔

Scanned with CamScanner

۲۔ وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ من عباد اللہ عباداً لیسوا بانبیاء یغبطھم الانبیاء والشھداء قیل من ھم لعلنا نحبّھم قال ھم تحابّون بنور اللہ من غیر ارحام ولا انساب وجوھھم نور علیٰ منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس ثم قرأ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سنن نسائی)

ترجمہ: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، عرض کیا گیا وہ کون ہیں تا کہ ہم ان سے محبت رکھیں؟ فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ نے ان کے دلوں میں نور بھر دیا ہے) اللہ کے نور کی وجہ سے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں نہ ان میں خونی رشتہ ہے، نہ نسب کا اشتراک، ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جب لوگ خوف زدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور جب لوگ غمگین ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی، الا ان اولیاء اللہ الخ یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے، نہ وہ مغموم ہوتے ہیں''۔

حدیث پاک میں جن اولیائے کرام کا ذکر ہے وہ ایسے ذاکرین، زہاد اور اللہ کے مخلص بندے ہیں جو مجاہدہ اور ریاضت اور زہد و عبادت سے تزکیہ باطن میں لگے رہے اور انبیاء کرام اور اصحاب سلاسل بزرگوں کی شان تو ان سے بہت بلند ہے کیوں کہ ان حضرات نے اللہ کی مخلوق کو ہدایت کی راہ دکھائی اور اللہ کے بندوں کی اصلاح کی، پھر ان انبیاء کے رشک کرنے کی وجہ کیا ہوسکتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام سے ان کی اُمتوں کے متعلق سوال ہوگا، اور اصحاب سلسلہ بزرگوں سے ان کے مریدین کے متعلق سوال ہوگا، مگر یہ لوگ اس ذمہ داری سے آزاد ہوں گے اس بناء پر انبیاء اور شہداء کو غبطہ ہوگا۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال و جواب کی فکر سے آزاد کر دے اس کی حالت اور اس شان کیوں کر قابل رشک ہوگی؟

دنیوی زندگی میں اولیاء اللہ کی حالت

عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انقطع الی

الله تعالیٰ کفاه الله تعالیٰ کل کامونۃٍ وارزقه من حیث لایحتسب (الترغیب)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مخلوق سے منقطع ہو کر اللہ کا ہو رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تمام تکالیف کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اسے اس کا گمان نہیں ہوتا''۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عادیٰ لی ولیًا فقد اذنته للحرب وما تقرب الیّ عبدی بشیءٍ احبّ الیّ ممّا افترضته علیه ومازال عبدی یتقرّب الیّ بالنوافل حتیٰ احببته فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به، وبصره الذی یبصربهٖ ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وان سألنی لاعطیته ولئن استعاذنی لاعذته (فتح الباری)

ترجمہ: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھی۔ میری طرف سے اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرنے کے لیے جو کچھ کرتا ہے۔ میرے نزدیک سب سے محبوب وہ عبادت ہے جو میں نے اس پر فرض قرار دی ہے، اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ اور جب میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے، اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اور جب میرے پاس پناہ ڈھونڈھتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔''

یہ اشارہ اس طرف ہے کہ اس بندے کو میں یہ توفیق عطا کرتا ہوں کہ اس کے ہاتھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں میری مرضی کے مطابق چلتے ہیں اور میری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرے۔

قربِ الٰہی کے مدارج

یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ ولایت کے دو رکن ہیں، اوّل اتباعِ شریعت دوم باطن کا انوارِ حقیقت میں مستغرق ہو جانا، اور ولایت کا مفہوم ہے حصول قربِ الٰہی۔ اور حصول قربِ الٰہی کے وسائل دو ہیں، اوّل اطاعتِ الٰہی۔ دوم

اجتناب از معصیت۔

لما کان ولیّ اللّٰہ من تولی اللّٰہ بالطاعة والتقویٰ تول اللہ تعالیٰ بالحفظ النصرة (فتح الباری)

ترجمہ: ''انسان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی دوستی کا ثبوت اس کی اطاعت اور تقویٰ سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوستی کا اظہار حفاظت اور نصرت سے ہوگا''۔

قرب فرائض

بخاری کی مندرجہ بالا حدیث قدسی سے قرب الٰہی کے تین مدارج ثابت ہوئے ،قرب فرائض ،قرب نوافل اور درجہ محبوبیت ،قرب فرائض یہ ہے کہ بندہ اپنی ہستی کو بالکل مٹادے ،جس کو صوفیہ فنائے ذات سے تعبیر کرتے ہیں ، یعنی انسان اپنا ارادہ مٹادے خود محض آلہ بن جائے اور اللہ تعالیٰ فاعل۔

کما قال تعالیٰ ۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنة ۔

ترجمہ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خریدلیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی''۔

قربِ نوافل

قربِ نوافل سے وہ ترقی حاصل ہوتی ہے ،جس کی کوئی انتہانہیں۔

کمال قال الرازی ۔ ولما کان لانھایة لتزاید انوار المراتب لاجرم لانھایة لسفر العارفین فی مقامات العالیة القدسیة و ذٰلك بحر لاساحل له ومطلوب لانھایة له سبحان من اعطٰی تلك القربات لاولیاء ہٖ۔(تفسیر کبیر)

ترجمہ: ''جب ترقی انوار و برکات کی انتہانہیں تو عارفین کے سفر کی بھی مراتب عالیہ میں انتہانہیں ، یہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں ،اور یہ ایسا مطلوب ہے جس کی انتہانہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے اولیاء کو یہ قرب عطا فرمائے''۔

فائدہ: روح ان اجسام سے نہیں جو جدا، جدا ہو جاتے ہیں، بلکہ یہ ایسے جوہر سے ہے جو ملائکہ سے بھی نورانی اور

لطیف ہے اور اس کا مرکز مافوق العرش عالم امر ہے مگر تعلق بدن سے اپنے اصلی وطن کو بھول جاتا ہے اور اس کی قوت پرواز یا تو بالکل ختم ہو جاتی ہے یا نہایت کمزور ہو جاتی ہے، جب کسی عارف کامل نے اسے اپنے وطن سے مانوس کرایا، ذکر الٰہی کی کثرت ہوئی اور اسم الظاہر والباطن اس کے پَر بن گئے تو قوت پرواز لوٹ آئی اور روح انوار معرفت سے منور ہو گئی۔

واشرقت علیها انوار الارواح السمانية العرشية المقدسة وفاضت عليها من تلك الانوار قويت طيرانها

ترجمہ: ''اور جب روح پر انوار ارواح سمائیہ عرشیہ مقدسہ پر جلوہ گر ہوتے ہیں تو ان کے فیضان سے اس کی قوت پرواز ترقی کرتی ہے (اور وہ اپنے وطن اصلی کی طرف مشتاقانہ پرواز کرنے لگتی ہے''۔

درجہ محبوبیت

عارف کو محبوبیت کا درجہ اس وقت حاصل ہوتا ہے، جب اس کی آنکھوں میں اس کے کانوں میں، اس کے ہاتھ پاؤں میں، بلکہ تمام اعضاء جوارح میں غیر اللہ کا کچھ حصہ نہ رہے، اسی حدیث سے ابن قیم نے کتاب الروح میں یہ ثابت کیا ہے کہ اولیاء اللہ کا قلب صاف آئینہ بن جاتا ہے، اور اس سے تمام چیزوں کو اپنی حقیقت پر دیکھتے ہیں۔

''پس اس کا دل صاف آئینہ ہو جاتا ہے اور اس آئینہ صافی میں اشیاء کی حقیقی صورتیں ظاہر ہوتی ہے اس کی فراست خطا نہیں کرتی کیوں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس چیز کو اپنی اصلی صورت پر دیکھتا ہے، اور جب سنتا ہے اسے اپنی اصل پر سنتا ہے''۔

فائدہ: اس سے کشف حقیقی کے علاوہ رویت اشکال کا مراقبہ بھی ثابت ہوا۔ مگر اس قدر ترقی کر جانے کے باوجود طالب صادق اور عارف حقیقی مزید ترقی کا طالب ہی رہتا ہے۔

وفی هذا الحديث ان العبد ولو بلغ اعلیٰ الدرجات حتی یکون محبوباً لله تعالیٰ عزوجل لاینقطع عن الطب من الله تعالیٰ لمافیه من الخضوع له واظهار العبودية

ترجمہ: ''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بندہ خواہ کتنے بلند درجات تک پہنچ جائے، حتی کہ محبوب خدا بن جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ سے ترقی کا طالب ہی رہے گا۔ کیوں کہ اس میں خشوع وخضوع اور

Scanned with CamScanner

اظہارِ عبودیت ہے (اور بندہ کے لیے انتہائی مقام عبودیت ہے)''۔

فائدہ: حدیث بخاری سے یہ امور ثابت ہوئے۔

۱۔ فرائض راس المال ہیں اور نوافل بمنزلہ منافع ہیں۔

۲۔ جب تک قرب فرائض حاصل نہ ہو قرب نوافل حاصل نہیں ہوتا، کیوں کہ فرائض بمنزلہ بنیاد کے ہیں۔

۳۔ قرب الٰہی ادائے فرائض و نوافل پر موقوف ہیں۔

۴۔ اولیاء اللہ کو جو مناسب ملتے ہیں وہ قربِ الٰہی پر موقوف ہیں۔

۵۔ قرب الٰہی کسی منصب پر موقوف نہیں۔

۶۔ جو ولی اللہ منصب محبوبیت پر فائز ہوتا ہے وہ مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔

۷۔ ولی اللہ سے دشمنی اور بغض رکھنے میں برے خاتمہ کا خطرہ ہے۔

۸۔ الہام، صاحب الہام کے لیے حجت ہے بشرطیکہ کسی منصوص شرعی حکم کے مخالف نہ ہو۔

اولیاء اللہ کی پہچان

ولایت کے دو ارکان ہیں جس میں یہ دونوں ارکان متحقق ہو گئے وہ ولی اللہ ہے۔

امام رازیؒ کا فرمان ہے کہ: ''ولی کی پہچان یہ ہے اور اپنے قول کی صحت پر انہوں نے دلیل پیش کی ہے کہ ولایت کے دو رکن ہیں ایک یہ کہ ظاہر میں شریعت کا متبع ہو، دوسرا یہ کہ اس کا باطن نور حقیقت میں مستغرق ہو، جب یہ دونوں باتیں پائی جائیں انسان کو ان کے حصول کی معرفت ہو جائے تو لازماً وہ اللہ کا دوست ہوگا''۔

بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے کہ عارف باللہ، زاہد و عابد، ملہم و مکاشف تو کہا جا سکتا ہے مگر ولی اللہ کہنا مشکل ہے کیوں کہ یہ معلوم ہونا مشکل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے دوست قرار دیا ہے یا نہیں؟

مشکوۃ میں اولیاء کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیار عباد اللّٰہ الذین اذا رء وا ذکر اللّٰہ تعالیٰ

ترجمہ: ''خدا کے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے''۔

یہ علامت کچھ اس قسم کی نہیں کہ جو چاہے جس کے متعلق چاہے کہہ دے کہ ''حضرت کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا

ہے''۔اور ہر سننے والا اس پر یقین کر لے۔ بلکہ اس سلسلے میں حضرت مجددؒ فرماتے ہیں۔

''اولیاء شریعت کے ظاہر اور باطن کے موافق دعوت کرتے ہیں۔اول مریدوں اور طالبوں کو توبہ اور انابت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔احکام شرعیہ کے بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں۔پھر ذکر الٰہی بتاتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہیں''۔

ظاہر ہے کہ ولی کو اس دعوت کے لیے جو شریعت کے ظاہر و باطن سے تعلق رکھتی ہے،خوارق کی کیا ضرورت، پیری و مریدی اس دعوت سے مراد ہے،جس کا خوارق و کرامات سے تعلق اور واسطہ نہیں وہ علامت جس سے اس گروہ کا سچا اور جھوٹا جدا ہو سکے یہ ہے کہ جو شخص شریعت پر استقامت رکھتا ہو اس کی مجلس میں دل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت و توجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دل سرد ہو جائے، وہ شخص سچا ہے''۔(مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۹۲)

مولانا رومی نے کیا خوب کہا ہے:

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
جوں صاحب دل رسی گوہر شوی

ترجمہ: اگر تو سخت پتھر اور سنگ مرمر ہے
جب اولیاء اللہ کے پاس جائے گا تو گوہر بن جائے

جو لوگ، اللہ کی عطا کی ہوئی دولت۔اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور خرچ کرنے کے بعد نہ کسی پر احسان دھرتے ہیں نہ کسی توہین کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی مزدوری اللہ پاس دھری ہے۔
قیامت کے دن ان لوگوں کو کوئی خوف و خطر نہ ہوگا، اور نہ یہ کسی رنج وغم کا شکار ہوں گے''۔ [القرآن: البقرہ (۲)، ۲۶۲]

Scanned with CamScanner

انسانی حقوق اور اسلامی ریاست

(3)

سید جلال الدین عمریؒ

اللہ تعالیٰ نے اسے اچھے جسم کے ساتھ دل و دماغ بھی عطا کیا ہے۔

وجعل لکم السمع والابصار والا فدۃ، قلیلاً ماتشکرون (سجدہ:۹)

ترجمہ: اس نے تمہیں کان، آنکھ اور دل عطا کیے لیکن تم بہت کم اس کا شکر ادا کرتے ہو۔

واللہ اخرجکم من بطون امہٰتکم لاتعلمون شیئا وّجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون (نحل:۷۸)

ترجمہ: اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا کہ تم کوئی چیز نہیں جانتے تھے (پھر) اس نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کیے (جن کے ذریعہ تم بہت سی چیزوں کو جاننے لگے) تا کہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

وہ سوچنے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ واقعات سے نتائج اخذ کرتا اور نت نئے تجربات کرتا ہے۔ جدید سے جدید تر صنعت و حرفت اس کی مرہون منت ہے۔ حیرت انگیز ایجادات و اختراعات اس کے ذریعہ جنم لیتے ہیں اور وہ اپنے لیے نئے نئے وسائلِ حیات تلاش کرتا رہتا ہے۔ اس طرح مادی ترقی اور خوش حالی کی طرف اس کی پیش رفت ہوتی رہتی ہے۔

عقل کے ذریعہ انسان برے بھلے کے درمیان فرق کرتا ہے، اعمال کے اچھے اور بُرے اور درست و نا درست کا فیصلہ کرتا ہے، معاملات میں اپنی رائے قائم کرتا اور اپنی مرضی سے کسی ایک پہلو کو اختیار کرتا ہے۔ یہی خوبی انسان کو ایک ذمہ دار فرد بناتی ہے۔

انسان کی شرف و منزلت کا ایک پہلو یہ بیان ہوا ہے کہ اس کے لیے صاف ستھری اور پاکیزہ غذا رکھی گئی

Scanned with CamScanner

ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ گندی اور ناپاک غذائیں اس کی فطرت سے میل نہیں کھاتیں اور وہ اس کے لیے مضر صحت اور نقصان دہ ہیں، جن غذائی اشیاء کو وہ ان کی اصل حالت میں استعمال کرتا ہے وہ بھی صاف ستھری ہونی چاہئیں اور جن چیزوں کو وہ اپنی اصل حالت میں استعمال نہیں کر پاتا اور مختلف ذرائع کے ذریعہ انہیں مناسب حال خوش ذائقہ اور ہضم کے قابل بنا کر استعمال کرتا ہے انہیں بھی ملاوٹ سے پاک صاف ہونا چاہیے۔

یہ انسان کی عزت وتکریم کے بعض پہلو ہیں۔ان کی خلاف ورزی اس عزت وتکریم کے منافی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے،اس کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنا سراسر ظلم ہوگا جس کی وجہ سے اس کا مقام انسان کی سطح سے گر کر جانور کی سطح تک پہنچ جائے،اسلام ہر اس چیز کا مخالف ہے جو احترام آدمیت کے خلاف ہے۔فقر وفاقہ،غذا کی کمی یا ناپاک اور ناقص غذاؤں کے استعمال پر اس کا مجبور ہونا،غیر معمولی اور نا قابل برداشت محنت ومشقت کا بوجھ اس پر ڈالنا،اس کے لیے طبی سہولیات کا نہ ہونا، یا ایسی سزائیں دینا جس سے اس کا جسم اپنی فطری ساخت کھو بیٹھے، یہ سب اس کے خلقی حسن کو بگاڑنے کے ہم معنی ہے۔اسلام اس غیر انسانی روش کی کسی حالت میں اجازت نہیں دیتا،اسی طرح انسان کو علم کی روشنی سے محروم رکھنا،ایسا رویہ اختیار کرنا جس سے اس کی فکر کو بالیدگی نہ مل سکے اور اس کی دماغی اور فکری صلاحیتیں منجمد ہوکر رہ جائیں ناروا ہوگا۔ یہ سب انسان کی تکریم کے لازمی تقاضے ہیں۔اسلام ان سب کی بہ حسن وخوبی تکمیل چاہتا ہے۔

انسان اجتماعیت پسند ہے،سب سے کٹ کر الگ تھلگ زندگی گزارنا اس کی فطرت کے خلاف ہے۔وہ سماج کا ایک حصہ بن کر رہنا چاہتا ہے۔سماج اس کی بنیادی ضرورت بھی ہے،اس کی ضروریاتِ زندگی اسے سماجی زندگی گزارنے پر مجبور کرتی ہیں،وہ دوسروں کے تعاون ہی سے اپنی ضروریات پوری کرسکتا ہے،سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے وہ کچھ حقوق رکھتا ہے اور اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔اس کے ان حقوق کو ادا کرنا کسی بھی مہذب سماج کے لیے لازم ہے اور جو ذمہ داریاں سماج کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ انہیں پوری کرے۔ یہ حقوق اور ذمہ داریاں فرد پر بھی عائد ہوتی ہیں۔خاندان،سماج اور قبیلہ کا بھی اس میں حصہ ہے اور ریاست کو بھی اس میں اپنا کردار ادا کرنا لازمی ہے۔

ان حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کون کرے گا؟ کیا فرد خود سے اس کا تعین کرے گا یا کسی دوسرے فرد کو اس کا حق حاصل ہوگا یا معاشرہ کی روایات سے اس کا تعین ہوگا یا ریاست اس کا فیصلہ کرے گی یا ان میں سے ہر ایک کا دائرہ الگ الگ ہے اور سب مل کر اس کا فیصلہ کریں گے؟ اسلام اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ اس کے تعین کا حق صرف

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کو ہے۔وہی قانون ساز ہے قانون دینے کا حق اسی کو حاصل ہے،وہی ہر ایک کا حق بھی متعین کرتا ہے اور ذمہ داریاں بھی واضح کرتا ہے۔فرد،سماج اور ریاست سب اس کے پابند ہیں۔قانون سازی کا حق اس نے نہ کسی فرد کو دیا ہے،نہ کسی مذہبی شخصیت اور ادارہ کو اور نہ معاشرہ اور ریاست کو۔بعض اوقات اسے مذہبی تقدس کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔اسلام نے اسے غلط اور باطل قرار دیا۔

اہل عرب نے خود سے چیزوں کو حلال یا حرام قرار دے کر اسے خدا کے قانون کی حیثیت دے رکھی تھی۔ان سے کہا گیا کہ یہ صرف اللہ کا اختیار ہے کہ وہ کسی چیز کی حرمت یا حلت کا فیصلہ کرے۔کسی کا خود سے یہ کام کرنا اور کر کے اسے اللہ کی طرف منسوب کرنا افترا پردازی ہے۔اس کے مرتکب دنیا اور آخرت میں فلاح نہیں پائیں گے۔

ولا تقولوا لماتصف السنتکم الکذب ھٰذا حلال وھٰذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون (نحل:۱۱۶)

ترجمہ:تمہاری زبانیں جو جھوٹ بولتی ہیں اس کی بنا پر یہ نہ کہو کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے۔اس طرح تم اللہ پر جھوٹی تہمت لگاؤ گے جو لوگ اللہ پر جھوٹی افترا پردازی کرتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء،فقہاء اور مشائخ کو مطلق قانون سازی کا حق دے رکھا تھا۔وہ جواز و عدم جواز کے آزادانہ فیصلہ کرتے۔وہ جس چیز کو جائز کہتے وہ جائز ہو جاتی اور جس چیز کے ناجائز ہونے کا فرمان صادر کرتے وہ ناجائز ہو جاتی۔قرآن نے اس پر سخت گرفت کی اور کہا کہ کسی عالم،فقیہ یا فقیر اور درویش کو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ شارع اور قانون ساز بن بیٹھے۔یہ کام صرف اللہ کا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو شریعت اور قانون عطا کرے۔

اتخذوآ احبار ھم و رھبانھم ارباباً من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروآ الا لیعبدوآ الٰھًا وّاحدًا لا الہ الا ھو سبحٰنہ عما یشرکون (توبہ:۳۱)

ترجمہ:انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے احبار اور رہبان کو رب بنالیا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالاں کہ ان کو حکم دیا گیا کہ وہ الٰہ واحد کی عبادت کریں۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پاک ہے اس کی ذات شرک سے جس کا وہ ارتکاب کر رہے ہیں۔

اہل کتاب کو توریت عطا کی گئی اور یہ ہدایت کی گئی کہ اس کی روشنی میں زندگی گزاریں اور اپنے معاملات کے فیصلے کریں۔اس کے ابتدائی حاملین کا اس پر عمل تھا۔انہوں نے اس کی پوری پابندی کی اور دنیا کے سامنے اس کے

Scanned with CamScanner

گواہ اور شاہد بن کر رہے۔لیکن جب بگاڑ آیا تو خدا کی کتاب پیچھے چلی گئی اور اس سے آزاد فتوؤں اور فیصلوں نے کتاب اللہ کی حیثیت اختیار کر لی۔اسی سے ان کے کفر وضلالت اور تباہی کا آغاز ہوا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (مائدہ:۴۴)

ترجمہ: ہم نے توریت نازل کی ،اس میں ہدایت اور نور ہے۔اسی کے مطابق انبیاء، جو اللہ کے فرماں بردار تھے اور ان کے درویش اور عالم یہود کے معاملات کے فیصلے کرتے تھے۔اس لیے کہ ان سے اللہ کی کتاب کی حفاظت کا مطالبہ کیا گیا تھا اور وہ اس کی گواہی دینے والے بنائے گئے تھے۔پس تم لوگوں سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کے ذریعہ ثمنِ قلیل نہ خریدو۔ جو لوگ ان احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیے ہیں وہی ظالم ہیں۔

اس چیز نے کسی بھی فرد یا ادارہ کی مطلق بالا دستی اور بے قید فرماں روائی کے تصور کو ختم کر دیا۔اس نے کسی کو یہ حق ہی نہیں دیا کہ وہ دوسروں کے حقوق کا تعین کرے اور ان کی ذمہ داریاں بتائے ،انسان خود بھی اپنے حقوق اور ذمہ داری کے تعین کا مجاز نہیں ہے۔اس معاملہ میں ہر ایک کو خدا کے دیے ہوئے قانون کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

یہاں اس قانون سازی کا ذکر نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حدود میں رہ کر ہوتی ہے۔اس کی اجازت خود اس نے دی ہے۔اسی کو تفقہ اور اجتہاد کہا جاتا ہے۔اس کا دائرہ بہت وسیع ہے اور یہ کسی زندہ اور ابدی شریعت کے لیے ناگزیر ہے۔اس کے بغیر وہ تغیر پذیر زندگی کا ساتھ نہیں دے سکتی۔

انسانوں کے درمیان رنگ ونسل ،زبان ،خطۂ ارض ،جنس ،عہدہ اور منصب اور صنعت وحرفت وغیرہ کا فرق پایا جاتا ہے،لیکن اسی فرق کو انسان نے اپنی نادانی سے یہی نہیں کہ حقیقی فرق سمجھ لیا بلکہ اسے بلندی وپستی کا معیار بھی قرار دے دیا،کبھی اس نے سفید فام کو سیاہ فام سے اونچا قرار دیا،کبھی کسی خاص نسل کی دوسری نسلوں سے برتری کا تصور اس پر چھایا رہا،کبھی کسی زبان کے بولنے والوں کو دوسری زبان والوں سے برتر سمجھ بیٹھا،کبھی نوعی اور صنفی فرق اس کے نزدیک وجہ تفوق بن گیا اور عورت پر مرد کی برتری ناقابلِ نزاع بنی رہی ،آج بھی مساوات کے ہزار دعوؤں کے باوجود یہ فرق باقی ہے۔اسلام نے انسانوں کے درمیان فرق وامتیاز کے اس تصور پر کاری ضرب لگائی اور اس

Scanned with CamScanner

حقیقت کو اجاگر کیا کہ انسانوں کے درمیان فرق و اختلاف دراصل باہم تعارف کا ذریعہ ہے۔ حقیقی فرق نہیں ہے، یہ فرق اس لیے ہے تاکہ معلوم ہو کس فرد کو کس سرزمین اور کس ملک سے تعلق ہے؟ وہ کون سی زبان بولتا ہے اور اس کی جنس کیا ہے؟ یہ تعارف اصلاً ایک دوسرے کو جاننے اور پہچاننے کا ذریعہ ہے۔ اگر سب کے رنگ روپ، شکل وصورت قد و قامت، زبان اور بولی ایک ہوتی تو انہیں پہچانا نہ جاتا، انسانوں کے درمیان یہ تنوع قدرت کی نشانی ہے کہ اس نے اس تنوع اور رنگارنگی کے اندر نوعِ انسانی کی وحدت باقی رکھی ہے۔ یہ کثرت میں وحدت کی دلیل ہے۔ اختلاف وانتشار کی دلیل نہیں ہے۔

یٰٓایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکرٍ وّ انثیٰ وجعلنٰکم شعوبًا وّقبآئل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم ان اللّٰہ علیم خبیر (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک تم میں سب سے بزرگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہے۔ یقیناً اللہ علیم وخبیر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد جو خطبہ دیا اس میں قومی اور نسلی برتری کے احساسات کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا اور بتایا کہ آدم کی اولاد سب ایک حیثیت کی مالک ہے، ہاں تقویٰ، خداترسی اور رفعتِ کردار سے انسان عزت و بلندی کے مقامِ رفیع تک پہنچتا ہے اور وہ دوسروں کے قابلِ احترام ٹھہرتا ہے۔

یاایھا الناس الا ان ربکم واحد وان آباکم واحد الا! لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لأحمر علی أسود ولا لأسود علی أحمر الا بالتقویٰ۔ (مسند احمد ۵/۴۱۱)

ترجمہ: لوگو! سن لو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (بھی) ایک ہے۔ سن لو کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید کو کسی سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سفید پر کوئی فضیلت نہیں ہے سوائے تقویٰ کے (جس کے اندر جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی وہ صاحبِ فضیلت ہوگا)

یہ انسان کی مساوات کا واضح ڈیکلریشن تھا کہ کسی بھی فرد کو چاہے اس کا تعلق کسی بھی نسل و قوم سے ہو کسی دوسری رنگ و نسل اور قوم کے فرد پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ یہاں برتری کا معیار تقویٰ ہے۔ جو جتنا خداترس ہے وہ اتنا ہی عزت واحترام کا مستحق ہے۔

Scanned with CamScanner

انسانوں کے درمیان فرق وامتیاز اوران پر ظلم وزیادتی خدا کے غضب کو بھڑ کاتی ہے اور جس قوم کو یہ مرض لگ جائے وہ بالآخر تباہ ہوجاتی ہے۔فرعون اوراس کی قوم نسلی تعصب اوراحساس برتری میں مبتلا تھی اور وہ بنی اسرائیل کو اپنے مساوی حیثیت دینے کے لیے تیار نہ تھی، اس نے انہیں غلام بنائے رکھا تھا اورانہیں محض خدمت گار کی حیثیت سے دیکھتی تھی،نسل کشی کے ذریعہ ان کی افرادی قوت گھٹانے اورانہیں کمزور کرنے کی مسلسل تدبیریں کررہی تھی اوران کے ابھرنے کے تمام مواقع اس نے مسدود کرر کھے تھے،کسی قوم کے ایک طبقہ کواس طرح دبانا اور کچلنا سنگین جرم تھا۔قرآن مجید نے اس ظلم کوجگہ جگہ نمایاں کیااور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کی اس روش کے مقابلہ میں بنو اسرائیل جیسی کم زورقوم کواو پر اٹھایااورفرعون اوراس کی قوم اپنے انجامِ بد کو پہنچ کررہی۔

ان فرعون علافی الارض وجعل اھلھا شیعًا یستضعف طائفة منھم یذبح ابنآء ھم ویستحیٖ نسآء ھم انه کان من المفسدین 0 ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمةً ونجعلھم الوٰرثین 0 ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون و ھامٰن وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون (قصص:۴۔۶)

ترجمہ: بے شک فرعون نے ارضِ مصر میں سرکشی کی راہ اختیار کی اور وہاں کے باشندوں کوفرقوں میں تقسیم کردیا۔ان میں سے ایک فرقہ (بنی اسرائیل) کوکم زور بنائے رکھا۔ان کے بیٹوں کوذبح کردیتااوران کی عورتوں کوزندہ رکھتا۔بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے تھے جوزمین میں کم زور بنا کرر کھے گئے تھے۔ان کوامام بنانا چاہتے تھے اور ان کوزمین میں اقتدار دینا چاہتے تھے اورفرعون، ہامان اوران کے لشکروں کوان کے ذریعہ وہی کچھ سکھانا چاہتے تھے جس سے وہ ڈررہے تھے۔ (جاری)

تحفہ قبول کرنا اور بدلے میں تحفہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اوراس کا بدلہ دیا کرتے تھے“۔

(ترمذی شریف باب ۱۲۶۳ ما جاء فی قبول الھدیة والمکافاة علیھا)

Scanned with CamScanner

سلف صالحین

مولانا ظفر علی خانؒ

وہ مسلمان کہاں اگلے زمانے والے
گردنیں قیصر و کسریٰ کی جُھکانے والے

امتیاز ابیض و اسود کا مٹانے والے
سبق انساں کو اُخوت کا پڑھانے والے

بات کیا تھی کہ نہ روما سے نہ ایراں سے دبے
چند بے تربیت اُونٹوں کے چَرانے والے

بھید کیا تھا کہ جو آپس میں ملے تھے نہ کبھی
ہوگئے مغرب و مشرق کے ملانے والے

جن کو کافور پہ ہوتا تھا نمک کا دھوکا
بن گئے خاک کو اکسیر بنانے والے

پیشوائی کو نکل آئی خدائی ساری
گھر سے نکلے جو محمد ﷺ کے گھرانے والے

خُم وخُم خانہ بھی مہر و نشاں بھی ہے وہی
نہیں ملتے مگر خُم کے لُٹانے والے

کیا سکھاتے ہیں تمدن کی حقیقت ہم کو
آج قرآن کی دولت کو چُرانے والے

فیض کس کا ہے یہ اس پر بھی کبھی غور کریں
اپنی تہذیب کا افسانہ سنانے والے

بادشاہی میں فقیری کا چلن رکھتے ہیں
دوش پر بار امانت کا اُٹھانے والے

نہ دبے ہیں کبھی باطل سے نہ دب سکتے ہیں
گردن اللہ کے رستے میں کٹانے والے

آشنا ذوقِ اسیری سے ہو میری مانند
شعر کہنے ہوں اگر وجد میں لانے والے

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی رح

ایک تاریخ ساز اور ہمہ جہت شخصیت

(1)

نظر احمد عثمانی

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ قدس سرہٗ پورے برصغیر پاک و ہند کے علماء و مشائخ کی صفِ اوّل میں ایک ممتاز اور مقام رکھتے تھے۔ شریعت، طریقت اور علم و عمل کی ایسی جامع صفات ہستیاں کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اپنی ہمہ جہت شخصیت کی وجہ سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ علم و عمل کا ایک پُر نور مینار تھے۔

اگرچہ انہوں نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی زیرِ سرپرستی عربی اور اُردو کی بے شمار کتابیں تحریر کیں لیکن اُن کی صرف ایک تصنیف اعلاء السنن ہی عربی زبان پر اُن کے عبور کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور بقول ڈاکٹر علامہ زاہد الکوثری (جامع الازہر کے علومِ اسلامیہ کے Dean)۔

''حدیث کی ایسی کتاب کی ایک ہزار سال سے کمی شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔۔ یہ اتنا عظیم کارنامہ ہے کہ (اگر میری جیب اجازت دیتی تو میں اسے سونے کے پانی سے طبع کراتا۔ تب بھی اس کا حق ادا نہ ہوتا) یہ کتاب صدیوں کا نہیں بلکہ علمِ حدیث کی تاریخ کا سب سے ممتاز کارنامہ ہے۔ (جو کہ ۲۰ جلدوں اور چھ ہزار صفات پر مشتمل ہے)۔ اس کتاب میں حنفی مسلک سے متعلق ابوابِ احادیث جمع کر کے اُن کی ایسی بے نظیر تشریح و تفصیل فرمائی ہے جو وسعت نظر کے لحاظ سے پورے عالمِ اسلام میں اپنی مثال آپ ہے۔۔ مولانا محمد یوسف بنوریؒ رقمطراز ہیں ''مولانا عثمانیؒ نے حنفی مسلک کی وہ قابلِ قدر خدمت کی ہے جس کی نظیر ملنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ یہ فنی، تحقیقی ذوق کا اعلیٰ شاہ کار ہے۔ جنہوں نے علم و ہنر کے بحرِ بے کنار سے جواہرات نکال کر خوبصورتی سے سجا کر رکھ دیے۔

مولانا عثمانیؒ ایک ہمہ پہلو شخصیت کے مالک تھے۔ وہ انتہائی ذہین، زیرک اور قابل اُستاد اور اسلامی علوم کے ایک اعلیٰ پائے کے محقق تھے۔ اور ایک ایسے مدبر سیاستدان تھے۔ جنہوں نے (قائداعظم کے مشرقی بنگال کو بر

قیمت پر پاکستان میں شامل کرنے کی خواہش پر قیامِ پاکستان سے برسوں پہلے ڈھاکہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور مولانا حسین احمد مدنیؒ کے پکے پیروکاروں کے گھر سلہٹ میں مسلم لیگ کا پرچم بلند کیا) یہ اُن کی انتھک جدوجہد، عملِ پیہم اور اللہ کی ذات پر اُن کا کامل یقین اور بھروسہ تھا کہ ریفرنڈم میں ناممکن کو ممکن بنایا (اور مسلم لیگ صرف سہلٹ میں ۵۰ ہزار ووٹوں سے کامیاب ہوئی۔ قائد نے اس کامیابی کا سہرا مولانا عثمانیؒ کے سر باندھا اور انہیں فاتح سلہٹ کے خطاب سے نوازا۔ انہوں نے تبلیغی جماعت کے ابتدائی دنوں میں ایک باقاعدہ تحریری نصاب تبلیغی جماعت کے سربراہ کے حوالے کیا۔ اُن کی کوششوں سے برما۔ رنگون میں ہزاروں مسلمان مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مبلغ اعظم ''مولانا طارق جمیل کے بقول وہ برصغیر پاک وہند (اور گردونواح میں) اسلامی تبلیغ کے جدامجد تھے۔

ایک بلند پایہ محقق، علومِ اسلامی کے ایک اعلیٰ پائے کے مفکر، احادیثِ نبوی کے ایک پُر اثر اور بہترین شارح ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک عالمِ باعمل بھی تھے۔

ایک ولی اللہ کو خواب میں زیارت رسول اللہ کا واقعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل ولی اللہ کو خواب میں تشریف لاتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں آج میں تمہارے ذمے ایک بہت ہی اہم کام لگا رہا ہوں میں تمہیں ایک شخص کا ساتھ دینے کے لیے کہہ رہا ہوں۔ تم یہ نہ دیکھنا کہ اُس کا بود و باش انگریزوں والا ہے نہ تم اس پر توجہ دینا کہ اُس کا حلیہ جو بھی ہو اللہ تعالیٰ نے اُس کے مقدر میں ایک معجزہ لکھ دیا ہے۔ اس لیے اب تمہاری اور تمہارے سارے رفقاء کی یہ بھرپور کوشش ہونی چاہیے کہ تم لوگ اُس کا بھرپور ساتھ دو اور اسلامی شعائر سے اُس کو آگاہی دو آخری فتح اُس کی ہوگی کیوں کہ اللہ نے یہ اُس کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ یہ شخصیت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے۔ جنہوں نے اگلی صبح اپنی خانقاہ میں اپنے رفقاء سے اس خواب کا ذکر کیا۔ (مولانا تھانویؒ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے رفقاء کے ذریعے قائد اعظم کے لیے کئی دفعہ رابطے کیے اور یہ ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پٹنہ میں مسلم لیگ کے وفد سے مولانا کے رفقاء (مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی ملاقات کے لیے مسلم لیگ کے (ایگزیکٹو کمیٹی) کے اجلاس میں نمازوں کے لیے وقفہ کیا جانے لگا اور کچھ عرصے بعد قائد اعظم نے خود (دہلی کی شاہی مسجد) میں نماز جمعہ ادا کی۔ قائد کا مولانا تھانویؒ کے بارے میں جذبات کا اندازہ اس ایک واقعے سے لگالیں۔ ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ مسلم لیگ کو تمام مسلمانانِ ہند کی نمائندہ جماعت کہتے ہیں۔ جبکہ بعض علماء دیوبند کانگریس میں شامل ہیں۔ تو قائد نے کہا میرے پاس ایک ایسا ولی کامل ہے کہ

Scanned with CamScanner

ترازو کے ایک پلڑے میں سارے علماء دیوبند اور دوسرے میں صرف اُس ولی اللہ کو رکھ دو تو اُس ولی اللہ کا پلڑا جھک جائے گا۔

تقسیم سے بہت پہلے دوقومی نظریے کی بازگشت

یہ بات تو اظہر من الشمس تھی کہ مولانا تھانویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ''نظریہ وطنیت'' کے سخت مخالفین میں سے تھے۔ اور وہ مسلمانانِ ہند کے لیے ایک ایسا الگ خطہ زمین حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں وہ اپنے مذہب اور اپنی روایات کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ (یہ اُن دنوں کی بات ہے جب نظریہ پاکستان کا دور، دور تک کوئی ذکر نہ تھا۔۔ مولانا تھانویؒ علماء دیوبند کی اکثریت کی کانگریس میں شمولیت کے باوجود اسے مسلمانانِ ہند کی نمائندہ جماعت نہیں سمجھتے تھے۔ اسی دوران ضمنی الیکشن آ گئے۔ مولانا تھانویؒ کا مسلم لیگ کے قائدین سے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں تھا۔ اس لیے نفاذِ اسلام کے بارے میں شرح صدر بھی نہ تھا۔ الیکشن سر پہ آ گیا تو لوگ پوچھنے لگے! تو مولانا تھانویؒ نے اپنے رفقاء سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ مولانا عثمانیؒ نے مشورہ دیا۔ ''آپ کو کانگریس کو ووٹ نہ دینے کے بارے میں تو شرح صدر ہے تو آپ فتویٰ جاری کر دیں کہ مسلمان کانگریس کو ووٹ نہ دیں۔ مسلم لیگ نے اس فتویٰ کے بڑے بڑے پوسٹر چھپوا کر دیواروں پر چسپاں کر دیے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو مسلمان گھر سے کانگریس کو ووٹ دینے کا ذہن بنا کر گھر سے نکلا تھا فتویٰ پڑھ کر اُس نے کانگریس کو ووٹ نہ دیا۔ اور یوں مسلم لیگ کا اُمیدوار کانگریس کے نمائندے سے واضح اکثریت سے فتح یاب ہو گیا۔ یوں خانقاہ امدادیہ اور مسلم لیگ میں ایک خاموش تعلق قائم ہو گیا۔ جو بعد میں ایک مضبوط اتحاد کی شکل میں مستقبل قریب میں نمایاں ہوا۔

مسلم لیگ سے عملی تعاون کی ابتدا

مسلم لیگ نے ''نواب اسماعیل'' کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی تھی جس کے ذمہ علماء کرام سے رابطہ کرنا تھا۔ انہی کی وساطت سے ۱۹۳۸ء میں پٹنہ میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر مولانا تھانویؒ کی ہدایت پر مولانا عثمانیؒ مولانا تھانویؒ کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اجلاس سے پہلے قائد نے مولانا عثمانیؒ سے ملاقات کی۔۔۔ ملاقات میں مذہب اور سیاست کی علیحدگی اور یکجائی کے مسئلے پر بات ہوئی قائد اس گفتگو اس قدر متاثر ہوئے کے اگلے دن کے اجلاس میں قائد نے کہا ''مذہب اور سیاست کو ساتھ ساتھ چلنا چاہیے'' یہ مسلم لیگ سے عملی تعاون کی ابتداء تھی۔۔ حضرت تھانویؒ نے یہ تجویز پیش کی کہ جماعت علماء ہند کے مقابلے پر ''جمعیت العلماء

اسلام'' قائم کی جائے۔۱۹۴۵ء میں ''جمعیت علماء اسلام'' کی بنیاد رکھی گئی۔(مولانا شبیر احمد عثمانیؒ پہلے پہل اپنی بیماری کے سبب اس ذمہ داری سے کترا رہے تھے لیکن مولانا عثمانیؒ کے اس وعدے پر کہ مُلک بھر کے تنظیمی معاملات مولانا عثمانیؒ سرانجام دیں گے اور مرکزی اجتماعات کے علاوہ مُلک بھر کے دورے بھی اکیلے مولانا عثمانیؒ کریں گے۔اس یقین دہانی کے بعد مولانا نے اپنا وعدہ پورا کیا اور پورے ہندوستان کے طوفانی دورے کیے اور تمام بڑے شہروں اور خصوصاً صوبائی دارالحکومتوں میں جلسوں سے خطاب کر کے عوام وخواص کو مسلم لیگ کی حمایت پر آمادہ کرنے کی لگاتار اور انتھک کوشش میں اپنی پوری توانائیاں صرف کیں۔کیوں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد میں (بنگال مشرقی ومغربی پاکستان کا ذکر تھا) اس لیے قائد قیام پاکستان کی تکمیل کے لیے بنگال کو ہر قیمت پر شامل کرنے کے خواہش مند تھے۔

سلہٹ ریفرنڈم کا دلچسپ واقعہ

سلہٹ ریفرنڈم میں کئی اہم واقعات پیش آئے لیاقت علی خانؒ سہلٹ کے دورے پر موجود تھے۔مولانا حسین احمد مدنیؒ کے مریدوں کی بہت بڑی تعداد سہلٹ میں رہائش پذیر تھی۔ظفر گاؤں کے مقام پر کانگریسی غنڈوں نے مسلم لیگ کا جلسہ تلپٹ کردیا۔۔مولانا عثمانیؒ کو تار دے کر بلایا گیا۔اگلے روز اسی جگہ بہت بڑا جلسہ ہوا جس میں لیاقت علی خانؒ۔حسین شہید سہروردی اور دوسرے قائدین شریک ہوئے۔

مولانا کے ساتھ پورے سلہٹ کا دورہ کیا۔انتخابات سے دودن پہلے کا جلسہ یادگار حیثیت اختیار کر گیا۔حضرت جلال شاہؒ اس علاقے (کی ایک بڑی گدی) اور مشہور بزرگ تھے۔اُن کا عرس ہورہا تھا۔لاکھوں کی تعداد میں افراد ایک مسجد کے گرد خیمہ زن تھے۔عشاء کی نماز کے بعد مولانا عثمانیؒ نے جلال شاہؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔پھر سب کے لیے دعا مانگی۔سب کی زبان پر یہ دعا تھی۔کہ پاکستان بن جائے۔

رات کو ایک بہت بڑا جلسہ ہوا اور علماء حق کی آواز سارے سلہٹ میں پہنچ گئی۔مسلم لیگ ۵۰ ہزار ووٹ سے الیکشن جیت گئی۔

قائد نے سلہٹ وسرحد کی کامیابی کا سہرا مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں ان دونوں علماء کے سر باندھا۔۔سلہٹ کی طرح صوبہ سرحد (سرخ پوش راہنما) باچا خان کے زیر اثر تھا جو کھل کر مسلمانوں کو کانگریس کی حمایت پر اُکسا رہے تھے۔مولانا عثمانیؒ کے صوبہ سرحد کے بڑے شہروں کے جلسوں نے کایا پلٹ دی اور یوں مسلم لیگ کو صوبہ سرحد میں شاندار فتح نصیب ہوئی۔۔اس کے بعد جب بھی مولانا عثمانیؒ سے قائداعظم کی ملاقات ہوئی تو قائد

Scanned with CamScanner CamScanner

مولانا کو فاتح سلہٹ و سرحد کے خطاب سے پکارتے۔۔ان دو حضرات کے دل میں قائداعظم کی تکریم کا جائزہ صرف اس بات سے لگائیں کہ (وائسرائے ہند) ''لارڈ ماؤنٹ بیٹن'' کے لیے P/A کو آرڈر تھا کہ ان سے ملاقات کے شروع اور ختم ہونے دونوں وقت طے کیے جائیں لیکن ان دو مولانا حضرات کے صرف آنے کا وقت پوچھ لیا کرو۔ جانے کا وقت نہ پوچھنا۔

مولانا عثمانیؒ کا سفر حرمین شریفین

پہلا سفرِ حج:

حق تعالیٰ نے مولانا عثمانیؒ کو زندگی میں اپنا اور اپنے محبوب کا گھر دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلے حج سے قبل جب مولانا کے ساتھیوں اور ہمعصروں (مولانا عبدالشکور گنگوہی اور مولانا عبداللطیف صاحب نے مدرسین مدرسہ مظاہرالعلوم سہارنپور نے حج کا ارادہ کیا تو مولانا عثمانی کو بھی حج وزیارت کا تقاضا ہوا اتفاق سے اگلے ہی دن زمین کے ۱۲۵ روپے آگئے۔مولانا خلیل احمد صاحب نے کہا اب تم پر بھی حج فرض ہوگیا۔(یہ رقم صرف حج کے لیے کافی تھی۔مگر زیارت مدینہ کی اس میں گنجائش نہیں تھی۔پھر عین وقت پر مزید ۵۰ روپے کا انتظام ہوگیا۔

دوسری مرتبہ حج وزیارات

۱۳۲۸ھ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمام خاندان کو حج مبارک اور زیاراتِ مدینہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

تیسرا حج

پھر اس کے ۱۰ سال بعد ۱۳۳۸ھ میں تیسری مرتبہ حج وزیارات مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

چوتھا حج مبارک (سب سے اہم حج کا احوال)

شوال ۱۳۶۸ھ مطابق اگست ۱۹۴۹ء میں حکومتِ پاکستان نے سعودیہ حج کے موقع پر ایک خیرسگالی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا۔جس میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا نام شامل تھا۔مگر مولانا پر اچانک فالج کا حملہ ہوگیا تو آپ کی جگہ مولانا عثمانیؒ کو وفد میں شامل کیا گیا۔۔مولانا عثمانیؒ کے لیے اس طرح اچانک موقع ملنا جو کہ وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔یہ اللہ کا خاص احسان ہے۔خواجہ شہاب دین (وزیر داخلہ) وفد کے سربراہ تھے۔(لیکن خواجہ صاحب کی عربی سے عدم

واقفیت اور مولانا کے عربی پر عبور کے باعث شاہ سعود سے ساری گفتگو خواجہ صاحب کی درخواست پر مولانا عثمانی نے کی)۔خواجہ صاحب نے سفر سے پہلے بھی مولانا کے حج وفد میں شمولیت کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا تھا۔

جلالتہ الملک سلطان عبدالعزیز بن سعود سے پہلی ملاقات اور گفتگو

سلطان عبدالعزیز بن ابن سعود (بہت عالی شان) قصر میں مولانا عثمانی وفد کے ہمراہ پہنچے۔سلطان کے خاص مقربین نے وفد کا استقبال کیا۔سلطان کے محافظ دستے نے (ڈسپلن) کھڑے ہو کر نیام سے تلواریں نکال کر سلام کا جواب دیا۔سلطان نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ ''اھلاً سہلاً مرحباً) فرمایا۔پھر فرداً فرداً ممبران نے وفد سے مصافحہ کیا۔ اور سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مولانا عثمانی سلطانِ معظم کے نزدیک ترین کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔اور وفد کی نمائندگی (خواجہ شہاب الدین کی اجازت سے ہوئی)

عربی میں ارشاد فرمایا''ہم پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان روابط کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔(پھر مولانا نے وفد کے شان دار استقبال کا شان دار الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔اور نوزائیدہ ملک پاکستان کی حکومت کی مملکتِ سعودیہ سے خصوصی اور بھر پور تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔۔سلطانِ معظم نے پہلے روایتی انداز میں خطاب کا جواب دیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ''سعودیہ کی طرح خدا کرے پاکستان میں بھی ہر شعبہ ہائے زندگی میں اسلامی نظام پر مکمل طور پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔مولانا عثمانی نے قائد اور وزیراعظم کے بیانات کی توجہ دلائی اور سلطان سے دعا کی درخواست کی ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب و کامران ہوں۔اس کے بعد سلطان مولانا عثمانی سے گھل مل گئے۔　(جاری)

''جس عورت نے پانچ وقت نماز کی پابندی کی،رمضان کے روزے رکھے،اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کی،اپنے شوہر کی فرماں بردار رہی،وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے''۔(طبرانی)

Scanned with CamScanner

ISLAN IN GLOBAL HISTORY

By
Professor Nazeer Ahmed
Reviewed by Prof, Niaz Erfan

The book, "Islam in Global History", written in two volumes covering the period from the death of the Holy Prophet (pbuh) to the First World War, by Dr. Nazeer Ahmed, has the distinction of being, at the same time, a book on history and a book on the philosophy of history. This is because, as the reader discovers, it is not merely a chronicle of events of the Muslim world from the advent of Islam to the end of the World War I; it is a book which probes into the causes of the victories and defeats of dynasties as well as successes and failures of movements in Islamic history and lays down the laws for rise and fall of civilizations.

Certanly, he is not the first in the field of the philosophy of history. The two stalwarts, who made original and remarkable contributions in this field during the last two millennia, are Ibn Khaldun and Toynbee. The book in which they propounded their theories of the interpretation of history, are not book on history as such. Historical data were, no doubt, used and analyzed to substantiate their theses. Ibn Khaldun proved his concept of Asabiyah (social group cohesion) in the context of the history of the Arabs and the Berbers, which he (khaldun) was to write subsequently. Toynbee used the data from world history to prove his idea of "Challenge and Response" to be the determining factor in the strength and decay of civilazations and societies. It is the distinction of the author of the book under review that he has produced a comprehensive and coherent work on Islamic history and at each critical stage he has diagnosed the causes of the major events, which had gone to make watersheds and turning points in the Muslim history worldwide.

Scanned with CamScanner

Dr. Nazeer Ahmed is an eclectic writer who partially benefited from the concepts of the interpretation of history expounded by Ibn Khaldun and Toynbee. For example, he agrees with Ibn Khaldun when he says, "The origins of the Ottoman Empire are to be found in a combination of Turkish Asabiyah, a term used by Ibn Khaldun to denote tribal cohesion, the force that holds together tribes through bonds of blood, a characteristic found in abundance among peoples of the desert and the nomads off the steppes," (Volume 1, p 194). He concurs with Toynbee when he writes, "Great civilizations measure up to their challenges and grow more resilient with each crisis, turning adversity into opportunity. Critical moments in history test the mettle of humans. Great men and women bend history to their will, whereas weaker ones are swallowed up in the convuisions of time."(Volume 1,Page 21).

But he finds Ibn Khaldun's concept of Asabiyah deficient in the context of the interpretation of the history of Islmic nations and civilization. He rightly feels that while the concept of Asabiyah does play the determining role in shaping the thestiny of people outside the fold of Islam (and perhaps the people who pay Islam mere lip service, since Islam discourages all types of Asabiyah). Thus he writes: "...:However, Ibn Khaldun's ideas present enormous difficulties in Islamic perspective. Islam is against Asabiyah based on race, color or national origin". (Volume 1, page 238).

As an alternative, Dr. Nazeer Ahmed has formulated his own theory for the interpretation of history; it is the principle of "self-renewal", which, according to him, makes renewal of Islam possible through regeneration, van guarded by the recurrent appearance of reformers. "Century after century", he writes, "from the Al Muhaddith of the Maghrib to Uthman Dan Fuduye of Nigeria and the Mahdi of Sudan (as also Mujaddid Alf Thani of Sirhind, Shah Waliullah of Delhi and Dr. Muhammed Iqbal of Lahore, who have been named as reformers in the book elsewhere), one sees this recurrent attempt at renewal of Islamic life and a regeneration of Islamic civilzation ." (Volume

Scanned with CamScanner

1,page 240). He considers the idea of Tawhid, rather than the tribal Asabiyah as the force binding Muslims of different power that hold people together... at the core of Islam is the idea of Tawhid ." (Volume 1, page 242). He expounds his own theory of the philosophy of history more explicitly in the following words: "It is our thesis that the causes of the rise and fall of Muslim societies are to be found in the internal dialectic of the community. Islamic history revolves around the axis of faith." (Volume 1, page 221).

It is a pleasant surprise to find a person like Dr. Nazeer Ahmed, the author of the book, making such an original and remarkable contribution in the field of philosophy of history, a field not directly linked with his academic background and career, which is, no doubt, brilliant. He holds a B.S. with distinction from the University of Mysore, M.S. and D.A.E. degrees form Caltech, a Ph.D. from Comell, and an MBA from Rider University. He has contributed significantly to space projects including Apollo Mission, Lunar Rover, the Hubble Space Telescope and several Star Wars Programs in the USA. He was an elected member of the Provincial Legislative Assembly Bangalore, India, in 1978. His other publications include a dialogue between modern man and Islam, entited, "What Maker Us Human?...A Spiritual Perspective".

Dr. Nazeer Ahmed's wisdom, coupled with his deep spirituality, is abundantly refleced in the pages of the two volumes of the book. The compliments paid to Al Muqaddamah of Ibn Khaldun in the Encyclopedia Britannia that "equally applies to Dr. Nazeer Ahmed's work, "Islam in Global History". You will find innumerable quotable observations, the pearls of wisdom, scattered and shining like jewels throughout the pages of the book. His mastery of the English language, which is not his mother tongue, and the vastness of his vocabulary, make him stand out even above several celebrated authors whose mother tongue is English. In clarity of thought and expression, while expounding his vewpoint, he surpasses even writers like Toynbee. At places his style reminds one of compared to Will Durant's book

Scanned with CamScanner

story of Philosophy". He has made a dry and insipid subject like history an njoyable reading, just as Will Durant has done it in the case of philosophy, a ubject considered equally dry.

Paucity of space does not permit me to quote extensively quotable, rilliant and beautiful observations from the book . Therefore, I will limit itself to quoting only a few of them, to share my experience with the eaders:

* Writing about the personality and achievements of Hazrat Omar (RA) he says: "History bends to the will of man when it is exercised with faith and steadfastness." (Volume 1, page 34),
* Diagnosing the causes of the decline of a civilization, he writes: "Civilizations decay from within. Extemal factors are mere occasions that provide the coup de grace for a civilization." (Volume 1, page 89).

  In his opening remarks to the Chapter on Mahmud of Ghazna, he remarks: "History is infinitely elastic. The actions of one person in any age cause ripples that affect the lives of thousands who live downstream." (Volume 1, page 157).
* "Those who chisel out the edifice of history do so with their power, bending the flow of events to their will, and they leave behind a blazing trail for others to follow (Volume 1, page 180).
* "Great ideas resonate through history much like the echo of drums between chains of mountains". (Volume 1, page 266).
* On the tragic end of Razia Sultana, the ruler of India, he writes: "She rose like a star and like a meteorite she fell, illuminating the world
* both in her rise and her fall." (Volume 1, page 286).

  "Tasawwuf runs like a mighty river throughout Islamic history, turning its vast landscape into a veritable spiritual garden." (Volume 1, page 316).

Scanned with CamScanner

* "Civiliztion moves in epochs. In each, the rules of competition are different. What drives the global civilzation today is economic centralization, and the aristocrats of the drive are the bankers. The merchant, the industrialist, the soldier, the teacher and the mullah are all beholden to the banker, especially to the global credit system." (Volume 2, page 151).
* "Critical moments in history are like earthquakes, They manifest themselves as convulsions releasing the pent up stresses of generations. When the tremors are over, they leave behind a legacy, which becomes a prelude to the next major events,"(Volume 2, page 226).

Indeed, the book is as much a book of literature as it is a book on history and the philosophy of history. One cannot escape the charm of words while reading the book. As a philosopher of history, among the Muslims, I would not hesitate to allot to Dr. Nazeer Ahmed, a place next only to Ibn Khaldun.

The book is available from Bames & Noble.com, Amazon.com, Borders.com and Kazi Publications.

(Professor Niaz Erfan was formerly Project Preparation liaison officer of the World Bank for Educational and Examination Reforms in Pakistan and Joint Educational Advisor, Govemment of Pakistan).

Scanned with CamScanner

صدائے یتامیٰ

لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر

فریاد یتیموں کی، دنیا کو سُنا دیں گے
دُکھ درد سُنا کے ہم، ہر آنکھ رُلا دیں گے
بہتے ہوئے اشکوں سے، طوفان اُٹھا دیں گے
روکے ہیں جو پلکوں پہ، آنسو وہ گرا دیں گے

آہوں سے بھی ہم اپنی، یہ عرش ہلا دیں گے
چمکتے ہوئے تاروں سے، یہ فرش سجا دیں گے
ہر دل میں محبت کی، ہم شمع جلا دیں گے
ہر قلب سے نفرت کی، ہم آگ بجھا دیں گے

اُلفت کے ترانے ہم، بلبل کو سکھا دیں گے
گلشن میں گلوں کو ہم، شبنم سے نہلا دیں گے
مسکن بھی ہمالہ پہ، شاہیں کو بنا دیں گے
پرواز کا ہم انداز، اُس کو سکھا دیں گے

اسلام کے دشمن کو، نیند اَبدی سُلا دیں گے
خاک میں اُس کے ہم، ارادوں کو ملا دیں گے
ہم ظلم کی بستی میں، شمشیر چلا دیں گے
عبرت کا نشاں ہم، ظالم کو بنا دیں گے

اسلام کی کشتی کو، ہم پار لگا دیں گے
فتح کے جھنڈے ہم، ساگر میں لہرا دیں گے
اِس دھرتی کو اِک دن ہم، فردوس بنا دیں گے
غربت کا نشاں بھی، دھرتی سے مٹا دیں گے

راہ سے کانٹے ہم، پل بھر میں ہٹا دیں گے
صحرا میں بھی اطہر ہم، پھول اُگا دیں گے

CamScanner

دعاءِ اہلِ وطن

احمد ندیم قاسمی

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
کہ پتھروں کو بھی روئیدگی محال نہ ہو
خدا کرے نہ کبھی خم سرِ وقارِ وطن
اور اس کے حُسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو
ہر ایک خود ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو
خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جُرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

(ماخوذ: تاریخ پاکستان)

Scanned with CamScanner

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

جشن آزادی اور انجمن فیض الاسلام

پاکستان کی آزادی کے لیے ہمارے آباء واجداد نے خون اور آگ کا جو دریا پار کیا وہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ ہماری نوجوان نسل کو ان لازوال قربانیوں اور بے مثال جدوجہد سے آگاہ کرنا لازم ہے تاکہ انہیں آزادی کی قدر وقیمت کا پتہ چل سکے اور وہ مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر وترقی اور اپنی آزادی کی حفاظت کے فرائض پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ ادا کریں۔

نوجوانوں اور اپنی آنے والی نسلوں کو اسی احساس ذمہ داری سے لیس کرنے کے لیے انجمن فیض الاسلام روز اول سے اپنا کردار بڑی خوبی کے ساتھ نبھا رہا ہے۔ اگست کی 14 تاریخ کو پاکستان کا جشن آزادی منایا جاتا ہے۔ ابتدائی ماہ وسال میں اس جشن کو منانے کا انداز اور رنگ ڈھنگ کچھ اور تھا۔ وطن کی آزادی کے لیے جان، مال اور عزت وآبرو کی قربانیاں دینے کی یاد تازہ تھی۔ بے مثال جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی جیسی بہت بڑی نعمت سے سرفراز کیا تھا اور لوگوں نے خود آگ اور خون کے دریا عبور کر کے آزاد وطن کی سرزمین پر قدم رکھا تھا۔ دوسری نسل کو براہ راست اپنے والدین سے اس عظیم جدوجہد کی کہانیاں سننے کو ملیں اس لئے ابتدائی طور پر جشن آزادی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ہائے شکر بجالانے کی صورت میں منایا جاتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں تک جدوجہد آزادی کی داستان کماحقہ پہنچ نہیں پائی اور ان کے اندر احساس ذمہ داری کم سے کم تر ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ آج جس رنگ اور ڈھنگ کے ساتھ جشن آزادی منایا جاتا ہے اور ہلڑ بازی کے انداز میں جو تماشا کیا جاتا ہے وہ قطعی طور پر آزادی جیسی عظیم نعمت کی یاد منانے کے شایان شان نہیں۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو ان کے اسلاف کی قربانیاں یاد دلانے اور انہیں تحریک آزادی کے تمام مراحل سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہم ہلڑ بازی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اپنی آزادی کے دوام کے لیے عہد کی تجدید کیا کریں۔

اسی ضرورت کا مکمل ادراک کرتے ہوئے انجمن فیض الاسلام میں ہر سال آزادی کا جشن پورے تزک و

احتشام مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے انداز میں منایا جاتا ہے۔ انجمن فیض الاسلام کے تمام مراکز میں مقیم یتیم اور مستحق بچوں، جو پاکستان کے چاروں صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں، کو اس موقع پر جدوجہد آزادی کی تاریخ سے آگاہ کیا جاتا ہے بانیان پاکستان کی شخصیت و کردار اور ان کی رہبری و راہنمائی میں اسلامیان ہند کے مسلمانوں کی بے مثال جدوجہد کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کر کے ان بچوں کے اندر قومی آہنگی، اُخوت و بھائی چارے اور وطن عزیز کے استحکام و دفاع کے لیے کام کرنے کے عزم جیسے اوصاف حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

انجمن فیض الاسلام میں جشن آزادی کے روز صبح بچوں کی بڑی اسمبلی ہوتی ہے جس میں تمام عہدیداران انجمن بھی شریک ہوتے ہیں۔ پرچم کشائی اور باجماعت قومی ترانہ پڑھا جاتا ہے۔ وطن عزیز کی سلامتی، دفاع اور استحکام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جاتی ہیں اور اس کے بعد جشن آزادی کی تقریب ہوتی ہے جس میں مقررین تحریک پاکستان اور آزادی کی جدوجہد کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ انجمن کے تمام مراکز میں قومی پرچم لہرانے کی تقریبات ہوتی ہیں اور عمارتوں کو برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ تقریبات میں اپنا گھر کے رہائشی بچوں سمیت تمام شرکاء کو بتایا جاتا ہے کہ اگر آج ہم آزاد فضاؤں میں سانس لے رہے ہیں تو یہ ان عظیم قربانیوں کا نتیجہ ہے جو ہمارے اسلاف نے پاکستان کی آزادی کے لئے پیش کیں۔ انہیں بتایا جاتا ہے کہ ہمارے آباء واجداد نے اپنی جانیں، اپنے اثاثے، اپنی عزت اور اپنا سب کچھ قربان کر کے جرأت و بہادری اور جہد مسلسل کا عمل پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی تائید و نصرت حاصل کی اور ہمیں یہ وطن ملا۔ اب ہمیں اس وطن کو ان اوصاف سے متصف کرنا ہے جو نظریہ پاکستان میں بیان کئے گئے تھے۔ ہمیں یہاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنی ہے اور پاکستان کا مطلب کیا... لا الہ الا اللہ کو عملی تعبیر میں ڈھالنا ہے۔

اس سال بھی جشن آزادی کے موقع پر حسب سابق پرچم کشائی، قومی ترانہ پڑھنے اور تحریک آزادی کے اوراق پلٹانے کی تقریب پورے اہتمام کے ساتھ منعقد ہوگی۔ صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، سینئر نائب صدر محترمہ اظہار فاطمہ، نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر) اور دوسرے عہدیداران تقریبات میں شریک ہوں گے۔ یہ تقریبات صبح نو بجے شروع ہوں گی اور اپنا گھر کے تمام بچے اس میں شریک ہوں گے۔

سکاؤٹ لیڈرز کی خوبیاں اور انجمن فیض الاسلام کے بوائے سکاؤٹس

سکاؤٹ لیڈرز کی خوبیاں نوجوانوں کے اندر ایسے اعلیٰ اوصاف پر مشتمل ہوتی ہیں جو ان کی اپنی ذات سے

لے کر اپنے اردگرد کے پورے معاشرے پر اثر ڈالتی ہیں۔ اگر ان خوبیوں کا جائزہ لیا جائے پتہ چلتا ہے کہ سکاؤٹنگ ہمارے معاشرے کے لیے کس قدر اہمیت اور ضرورت کا حامل شعبہ ہے۔ انجمن فیض الاسلام میں بوائے سکاؤٹس کی تیاری اور بچوں کے اندر ان خوبیوں کو اُجاگر کرنے کی مسلسل کاوشیں بچوں کی تربیت کا لازمی حصہ ہیں۔

سکاؤٹ لیڈر کی خدمت سکاؤٹنگ میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کا معاشری فلاح واصلاح کے مختلف پہلوؤں میں اہم کردار ہوتا ہے۔ تعلیم وتربیت کے حوالے سے سکاؤٹس کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں جن میں کیمپنگ، ابتدائی طبی امداد، نقشہ نویسی اور دیگر عملی زندگی کی مہاتیں شامل ہیں۔ یہ مہارتیں سکاؤٹس کو نئے تجربات اور چیلنجز کا سامنا کرنے کے لئے تیار کرتی ہیں۔ اسی طرح سکاؤٹس کی تربیت میں ان کے اندر قائدانہ صلاحتیں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان کے اندر خود اعتمادی، خود انحصاری، فیصلہ سازی اور کسی مشکل مرحلے میں اچھے اور مثبت رویوں کے اظہار کی صلاحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ نظم وضبط بھی سکاؤٹس کی تربیت کا لازمی حصہ ہوتا ہے۔ یہ ان کے اندر ٹیم ورک کے اوصاف پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ انہیں ٹیم ورک کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ وہ ٹیم کی مدد اور تعاون کو فروغ دینے کے ہنر سیکھتے اور ان پر عمل کر کے معاشرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ سکاؤٹس کی اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے جو انہیں سماجی ذمہ داریوں کا شعور بھی دیتی ہے۔ وہ امانت، دیانت اور خدمت خلق کی تربیت سے لیس ہو کر معاشرے کے مفید شہری بنتے ہیں۔ سکاؤٹس نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھ وابستہ دوسرے لوگوں کے اندر بھی ان خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے فرائض ادا کرتے ہیں اور یوں پورا معاشرہ کسی بھی مشکل صورتحال پر باآسانی قابو پا کر مسائل کا حل دیتا ہے۔ انجمن فیض الاسلام میں بھی سکاؤٹس سرگرمیوں کے ذریعے نوجوانوں کو ان کی اوصاف حمیدہ سے لیس کیا جاتا ہے۔

مادرملت کا یوم پیدائش، انجمن فیض الاسلام میں خصوصی تقریب کا احوال

مادرملت محترمہ فاطمہ جناح کے یوم پیدائش کے حوالے سے انجمن فیض الاسلام میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں قیام پاکستان کے لیے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ تقریب کی صدارت انجمن فیض الاسلام کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کی جبکہ اس موقع پر نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)، بزم فیض الاسلام کے چیئرمین پروفیسر نیاز عرفان، بزم عروج ادب کے سربراہ نعیم اکرم قریشی، انجمن کے تعلیمی اداروں کے سربراہان مسز مسرت شفیق، شبیر احمد ستی، فاروق قریشی، زین العابدین، کیمپس منیجر فیض آباد سید شبیر شاہ، اساتذہ

کرام اور طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، جو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح کی شخصیت وکردار کے حوالے سے پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، نے کہا کہ محترمہ فاطمہ جناح بابائے قوم کے عزم و حوصلے اور صحت کو توانا رکھنے کا باعث تھیں اور وہ قیام پاکستان کے تمام تر کٹھن مراحل میں چٹان بن کر اپنے بھائی کے ساتھ کھڑی رہیں جس کی بدولت پاکستان کا قیام ممکن ہوا۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں خواتین کو متحرک کرنے سے لے کر قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کے علاج معالجے اور آبادکاری جیسے مسائل کے حل میں محترمہ فاطمہ جناح نے بنیادی اور اہم کردار ادا کیا۔ بابائے قوم کی اہلیہ محترمہ کی رحلت کے بعد یہ فاطمہ جناح ہی تھیں جنہوں نے اپنا معاش چھوڑ کر قائداعظمؒ کے آرام وآسائش کا بندوبست سنبھالا اور ہمارے قائد اس قابل ہوئے کہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ تحریک پاکستان کو کامیابی کی منزل تک لے گئے۔ انہوں نے کہا کہ انجمن فیض الاسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح دونوں نے اس ادارے کا دورہ کیا اور خطیر رقوم ادارے کو عطیہ کیں۔ انجمن فیض الاسلام بانی پاکستان کی ہدایت پر ہی قائم ہوا تھا۔ نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر) نے کہا کہ مادر ملت کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے اور تحریک پاکستان کے ہر مرحلے میں انہوں نے قائداعظم محمد جناحؒ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ انجمن فیض الاسلام بھی ہمارے عظیم قائد محمد علی جناحؒ کا فیض ہے اور محترمہ فاطمہ جناح نے بھی اس کی خوب آبیاری کی جس کی بدولت اس ادارے کی خدمات سیل رواں کی طرح جاری وساری ہیں۔ پروفیسر نیاز احمد نے بھی محترمہ فاطمہ جناح کی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ بانیان پاکستان کی لسٹ میں قائداعظمؒ کے بعد محترمہ فاطمہ جناح کا نام دوسرے نمبر پر ہے۔ وہ ہم سب اور بالخصوص خواتین کے لیے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ نعیم اکرم قریشی نے بھی محترمہ فاطمہ جناح کی شخصیت اور قیام پاکستان میں ان کے فعال کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا محترمہ فاطمہ جناح نے اپنے بھائی کو وہ تمام سہولیات بہم پہنچائیں جنہوں نے بابائے قوم کی توجہ اپنے کام سے بھٹکنے نہ دی اور بانیان پاکستان کی محنت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مملکت پاکستان عطا کی۔ انجمن کے جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر) نے کلمات تشکر ادا کئے اور تمام مہمانوں کا تقریب میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے آخر میں قاری فاروق نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بانیان پاکستان، محسنین انجمن اور دیگر مرحومین کی مغفرت و بخشش کے علاوہ ملک کے دفاع واستحکام اور سلامتی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی گئی۔

Scanned with CamScanner

﴿توشۂ آخرت﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک دانہ کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔ اور ہر ہر بالی کے اندر سو سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔ اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۶۱)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ترنگ بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہو تو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

Scanned with CamScanner

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ جون 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
[illegible] جون 24	4592	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	4593	بشارت خان صاحب	//	2000
//	4594	شیخ عمیر صاحب	//	2000
//	4595	مبشرہ عابد صاحبہ	//	50000
//	4596	اللہ کا بندہ	//	10000
//	4597	اذان فیبرکس	//	500
//	4598	مختار صاحب	//	100
[illegible] جون 24	4599	عدیل صاحب	//	100
//	4600	بندہ خدا	//	1250
//	6501	شیخ محمد اصغر صاحب	//	500
26 جون 24	6101	عبدالجلیل خان صاحب	اسلام آباد	5000
//	6102	مسز سیدہ پروین	//	5000
//	6103	بھائی غلام فرید معرفت عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	6104	بیگم عبدالوداد صاحبہ	//	5000
//	6105	آمنہ سعدہ کوثر صاحبہ	//	5000
//	6106	اتحاد پیکچرز	//	500
//	6107	مدینہ دال طز	//	200
//	6108	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	6109	افتخار سیٹھی صاحب	//	5000
//	6110	مجاہد سوپ	//	1000
//	6111	گلیکسی پیکچرز	//	500
//	6112	ظفر اقبال صاحب	//	1000
//	6113	والدین مرحومین نعیم کوثر	//	1500
//	6114	رفیق کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	1500
26 جون 24	6115	ص نمبر۱۵۴ گلیکسی پیکچرز	اسلام آباد	1540
//	6116	میاں حسن صاحب	//	2000
//	6117	لیڈی ڈاکٹر نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	6118	ارسلان پان	//	200
//	6119	چوہدری محمد امین، چوہدری محمد نوید صاحبان	//	1000
//	6120	اعتبار حسین عباسی صاحب	//	100
//	6121	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	6122	میاں عبدالحکیم پھل (مرحوم)	//	300
//	6123	میاں عبدالرحمٰن خان مرحوم	//	400
//	6124	میاں عبدالحکیم پھل بمعہ فیملی	//	300
//	6125	والدین مرحومین جاوید	نکیال	100
//	6126	ص نمبر۱۸۷ صمیم جنرل سٹور	نیو کٹاریاں	4780
//	6127	ص نمبر۱۸۳ بلال سپر سٹور	//	340
//	6128	ص نمبر۱۹۰ محمد صدیق جنرل سٹور	//	1000
//	6129	ص نمبر۱۷۶ حاجی محمد رفیق آٹا چکی	//	560
//	6130	ص نمبر۸۷ محمد صادق صاحب	//	1000
//	6131	ص نمبر۵۶۹ لائف کیئر میڈیکل سٹور	//	2030
//	6132	ص نمبر۱۵۶ العباسی بیکرز	//	180
//	6133	ص نمبر۱۶۱ آوپل میڈیکل سٹور	//	1030
//	6134	ص نمبر۲۲ حاجی علی اصغر مرحوم	//	2000
//	6135	ص نمبر۱۴۵۶ اقبال جنرل سٹور	//	500
//	6136	ص نمبر۷۷ ٹاؤن فارمیسی	//	1220
//	6137	ص نمبر۷۰ حکیم سلطان محمود عرفانی	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26 جون 24	6138	مس نمبر ۱۶/۷ طارق بیکری	سید پور روڈ	13250
//	6139	حاجی شیخ ارشاد احمد مرحوم	راولپنڈی	100
//	6140	بیگم حاجی شیخ ارشاد صاحبہ	//	50
//	6141	عائشہ حریم صاحبہ	//	50
//	6142	منظور احمد محمد مسعود صاحبان	//	50
//	6143	حاجی شیخ عبدالحق مرحوم	//	50
//	6144	بیگم عبدالحق مرحومہ	//	50
//	6145	شیخ محمود شیخ نواز مرحومین	//	50
//	6146	حاجی شیخ محمد صدیق مرحوم	//	50
//	6147	بیگم حاجی صدیق	//	50
//	6148	محمد ریاض مرحوم	//	100
//	6149	محمد مشتاق صاحب	//	100
//	6150	عجواہ ہوٹل	//	100
//	6502	بندہ خدا	راولپنڈی	10000
//	6503	ایڈوانس رقم عبدالغنی فرد خرچی کھالیں	//	150000
//	6504	راشد صاحب	//	500
//	6505	راشد صاحب	//	100
//	6506	مختار صاحب	//	100
27 جون 24	6507	خالد ندیم صاحب	//	2000
//	6508	عدیل صاحب	//	100
//	6509	محمد یاسر صاحب	//	2000
//	6510	ازان فیبرکس	//	500
//	6511	مختار صاحب	//	100
//	6512	ذوالفقار صاحب	//	2000
//	6513	زین العابدین صاحب	//	6000
28 جون 24	6514	کامران صاحب	راولپنڈی	2000
28 جون 24	6515	مختار صاحب	راولپنڈی	100
//	6516	چندہ نمازیاں	//	3200
//	6517	عادل صاحب	//	2000
29 جون 24	6518	عدیل صاحب	//	100
//	6519	ازان فیبرکس	//	500
//	6520	منسوخ	-	-
//	6521	وقاص نواز صاحب	راولپنڈی	200
//	6522	دختر محمد سعید صاحب	//	2000
//	6523	مختار صاحب	//	100
30 جون 24	6524	عدیل صاحب	//	100
//	6525	ازان فیبرکس	//	500
//	6526	سرفراز صاحب	//	100
//	6527	مختار صاحب	//	100
//	6528	عبداللہ صاحب	//	1000
//	6529	عبدالرزاق صاحب	//	600

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ جولائی 2024ء

یکم جولائی 24	6530	زین العابدین صاحب	اسلام آباد	5000
//	6531	نثار صاحب	راولپنڈی	1000
//	6532	افتخار احمد شاہ توکیا صاحب	سیالکوٹ	10000
//	6533	انجم بشیر صاحب	راولپنڈی	15000
//	6534	مختار صاحب	//	100
//	6451	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	6452	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
م جولائی 24	6453	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	راولپنڈی	1000
جولائی 24	6535	اشفاق صاحب	//	25000
//	6536	خالد رشید، ابوزر صاحبان	اسلام آباد	700
//	6537	گلزار محمد صاحب	راولپنڈی	2000
//	6538	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	6539	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	6540	بنکیال چکی آٹا	//	300
//	6541	محمد یاسین صاحب	اسلام آباد	2000
//	6542	راجہ اظہر صاحب واہ کینٹ	راولپنڈی	1000
//	6543	اذان فیبرکس	//	500
//	6544	محمد صابر حسین صاحب	//	1000
//	6545	رانا ساجد صاحب	//	500
//	6546	امجد جاوید صاحب	//	1000
//	6547	مختار صاحب	//	100
//	6548	منسوخ	-	-
//	6549	سید شارق وقار صاحب	راولپنڈی	3000
//	6550	لیث اللہ صاحب	//	1000
//	5937	زاہد اختر صاحب کرایہ	-	49500
3 جولائی 24	6454	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
4 جولائی 24	6455	احمد حفیظ صاحب	//	20000
//	6456	بندہ خدا	//	250
//	6457	بندہ خدا	//	250
//	6458	محمد شفیع صاحب	//	1500
//	6459	مختار صاحب	//	100
5 جولائی 24	6460	عبدالرشید صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5 جولائی 24	6461	محمد ریاض صاحب	راولپنڈی	100
//	6462	مختار صاحب	//	100
//	6463	مسز فائزہ محی الدین صاحبہ	//	2500
//	6464	بندہ خدا	//	2400
//	6465	فیض مسجد گجرنڈی (چندہ نمازیاں)	//	4000
//	6466	مسز مختار صاحبہ	//	4000
//	6467	نوید مختار صاحب	//	2000
6 جولائی 24	6468	ایم۔آئی۔زیڈ	راولپنڈی	450
//	6469	ثناء الرحمان صاحبہ	کراچی	500
//	6470	ہارون صاحب	راولپنڈی	100
//	6471	نواز فیبرکس	//	500
//	6472	دختر محمد سعید صاحب	//	1000
//	6473	مختار صاحب	//	100
//	6474	عبدالحفیظ صاحب	//	1000
7 جولائی 24	6475	ہارون صاحب	راولپنڈی	100
//	6476	مختار صاحب	//	100
//	6477	خیال محمد صاحب	//	1500
8 جولائی 24	6478	ہارون صاحب	//	100
//	6479	ہارون صاحب	//	100
//	6480	چوہدری فیض علی صاحب	//	33000
//	6481	نواز فیبرکس	//	500
//	6482	بندہ خدا	//	500
//	6483	عبدالرزاق صاحب	//	500
//	6484	مختار صاحب	//	100
9 جولائی 24	6485	زاہد صابر صاحب	اسلام آباد	500
//	6486	نزاکت حسین صاحب	راولپنڈی	19729

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9جولائی24	6487	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	راولپنڈی	5000
//	6488	اذان فیبرکس	//	500
//	6489	رانا ساجد صاحب	//	500
//	6490	مختار احمد صاحب	//	100
10جولائی24	6491	شیخ اصغر صاحب	راولپنڈی	500
//	6492	مختار احمد صاحب	//	100
11جولائی24	6493	زاہد رشید صاحب	//	3000
//	6494	مختار صاحب	//	100
12جولائی24	6701	خواجہ حفیظ مرحوم	راولپنڈی	3000
//	6702	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	6703	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	//	5000
//	6704	جمشید صاحب	//	1000
//	6705	شاہد محمود صاحب	نواز کالونی	50000
//	6706	سید اقبال حسین شاہ صاحب	آفندی کالونی	5000
//	6707	شوکت ملک مرحوم	راولپنڈی	500
//	6708	نیکہ بانوں مرحومہ	//	500
//	6709	میاں رؤف صاحب	//	500
//	6710	راجہ پرویز حسین صاحب	//	200
//	6711	محمد عمران صاحب	//	100
//	6712	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین صاحب	//	200
//	6713	والد مرحوم محمد بشارت	//	100
//	6714	زینب نسیم صاحبہ	//	2000
//	6715	احمد محمود صاحب	اسلام آباد	50
//	6716	نسرین زبیری صاحبہ	//	200
//	6717	نسرین زبیر صاحبہ	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12جولائی24	6718	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	اسلام آباد	50
//	6719	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	6720	محمد فرخ محمود صاحب	//	50
//	6721	زبیر احمد صاحب	//	100
//	6722	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	250
//	6723	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	6724	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	50
//	6725	سردار فاطمہ مرحومہ	//	50
//	6726	محمد محسن مرحوم	اسلام آباد	50
//	6727	عائشہ فرخ صاحبہ	//	50
//	6728	نور فاطمہ صاحبہ	//	50
//	6729	احمد محمود صاحب	//	450
//	6730	عمارہ بتول صاحبہ	//	50
//	6731	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	6732	شمیلا سعد صاحبہ	//	50
//	6733	محمد حسن صاحب	//	50
//	6734	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	6735	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	250
//	6736	احمد محمود صاحب	//	1000
//	6737	احمد محمود صاحب	//	150
//	6738	الیون ویلیوز	//	1000
//	6739	موفلیک شلوشن	//	1000
//	6740	شبیر فاطمہ مرحومہ	//	50
//	6741	اسماء محمود صاحبہ	//	50
//	6742	شیخ احسان الٰہی مرحوم و ساجدہ احسان	سٹلائٹ ٹاؤن	200

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12 جولائی 24	6743	محمد اعظم خان مرحوم	سٹلائٹ ٹاؤن	100
//	6744	نادرہ بی بی	//	100
//	6745	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	6746	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	6747	عبداللہ ایاز صاحب	//	100
//	6748	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	6749	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	6750	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	6495	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
//	6496	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	6497	محمد لطیف صاحب	//	500
13 جولائی 24	6498	ہارون صاحب	//	100
//	6499	مبشرہ عابد صاحبہ	//	23770
//	6500	سید ولی اللہ صاحب	//	10000
//	6551	مسز عبدالمجید صاحبہ	//	1000
//	6552	چندہ نمازیاں	//	5000
//	6553	شیخ عمیر صاحب	//	1000
//	6554	نعیم ارشاد صاحب	//	3000
//	6555	مختار احمد صاحب	//	100
14 جولائی 24	6556	نور اشرف صاحب	//	4000
//	6557	سلیمان صاحب	//	7500
15 جولائی 24	6558	وقاص نواز صاحب	راولپنڈی	200
//	6559	مختار صاحب	//	100
//	6560	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
16 جولائی 24	6561	کامران صاحب	//	1000
//	6562	رشید صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 جولائی 24	6563	رانا ساجد صاحب	راولپنڈی	500
18 جولائی 24	5901	بیگم صاحبہ جنرل اظہر علی سید	//	6000
//	5902	بریگیڈئیر وسیم سعید صاحب	//	500
//	5903	بریگیڈئیر محمد عامر یعقوب	//	1000
//	5904	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	5905	ڈاکٹر نوید حسن صاحبہ	//	1000
//	5906	بریگیڈئیر محمد الیاس خان	//	2000
//	5907	بریگیڈئیر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	5908	بریگیڈئیر منیر احمد صاحب	//	1000
//	5909	نعمان حسن صاحب	//	2000
//	5910	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	5911	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	5912	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	5913	چوہدری احسان الحق صاحب	//	1000
//	5914	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000
//	5915	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	5916	حسن صاحب	//	200
//	5917	حبیب خان صاحب	//	500
//	5918	جنرل غلام حسن خان صاحب	//	100
//	5919	نبیل نجم صاحب	//	500
//	5920	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000
//	5921	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	5922	بریگیڈئیر (مرحوم) مرزا غلام عباس	//	5000
//	5923	محمد عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	5924	محمد عاصم زبیری صاحب	//	500
//	5925	کیپٹن انیس احمد صاحب	//	1000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 جولائی 24	5926	عزیز الرحمان صاحب	راولپنڈی	1000
//	5927	کرنل ہمایوں صاحب	//	3500
//	5928	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	5929	کموڈور سہیل عابد صاحب	//	2000
//	5930	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	2000
//	5931	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	5932	منظر احمد صاحب	//	2000
//	5933	منظر احمد صاحب	//	3000
//	5934	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	5935	منظر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	5936	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	5937	علیم ارشد صاحب	بحریہ ٹاؤن	5000
//	5938	محمود صاحب	DHA	2000
//	5939	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
//	5940	خان محمد سعید صاحب	//	2000
//	5941	احمد بلال ظہیر صاحب	//	6000
//	5942	خرم آزاد خان صاحب	اسلام آباد	1000
//	5943	پروفیسر مسرت خان صاحب	//	1000
//	5944	سید ضیاء علی شاہ صاحب	//	500
//	5945	منصور صاحب	//	1000
//	5946	ایم ایل مفتی صاحب	اسلام آباد	1000
//	5947	محبوب احمد صاحب	//	1000
//	5948	ذوالفقار علی قریشی صاحب	//	500
//	5949	قاضی علیم اللہ صاحب	//	1000
//	5950	ڈاکٹر قیصر مشتاق صاحب	//	500
//	6564	ہارون صاحب	راولپنڈی	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 جولائی 24	6565	حسین علی صاحب	راولپنڈی	5000
//	6566	مختار صاحب	//	100
19 جولائی 24	6801	ڈاکٹر رضوان صاحب	سٹلائٹ ٹاؤن	1000
//	6802	نسیم اشتیاق صاحبہ	سہام روڈ	1000
//	6803	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	6804	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	6805	چوہدری اشتیاق رسول	//	1000
//	6806	چوہدری خالد اشتیاق	//	1000
//	6807	چوہدری نوید اشتیاق صاحب	//	4500
//	6808	چوہدری نوید اشتیاق صاحب	//	2500
//	6809	چوہدری شاہد اشتیاق	//	1000
//	6810	محمد حسن صاحب	//	100
//	6811	محمد طیب صاحب	//	200
//	6812	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	6813	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	6814	ہدا خالد صاحبہ	//	500
//	6815	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	6816	پروین اظہر صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	6817	بیگم ایوب مرحومہ	//	200
//	6818	مختار احمد صاحب	//	2000
//	6819	سید سفیر الحق حقی، سید تحسین الحق حقی صاحبان	//	3000
//	6820	ڈاکٹر مسعود مرحوم	//	20
//	6821	شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	6822	ثمین صدیق مرحومہ	//	500
//	6823	چوہدری حاکم علی مرحوم	//	500

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 جولائی 24	6824	عبدالقادر صاحب	اسلام آباد	2500
//	6825	عبدالرحمن خان صاحب	//	2500
//	6826	عبدالرحمن خان صاحب	//	500
//	6827	عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	6828	مسز سعیدہ پروین صاحبہ	//	5000
//	6829	غلام فرید معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	6830	بیگم عبدالودود معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	6831	آنسہ کوثر معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	6832	شیخ اکرام مرحوم	//	5000
//	6833	ڈاکٹر یاسمین آغائی	//	600
//	6834	مس نسرین آغائی صاحبہ	//	600
//	6835	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	//	3000
//	6836	ثریا ظفر اللہ خان مرحوم	//	1000
//	6837	ظفر اللہ خان مرحوم	//	1000
//	6838	مرحومین ارشد زمان انصاری و بیگم مرحومہ	//	2000
//	6839	اتحاد پیکچرز	//	500
//	6840	مدینہ دال ملز	//	200
//	6841	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	6842	افتخار سیٹھی صاحب	اسلام آباد	5000
//	6843	مجاہد سوپ	//	1000
//	6844	رفیق کوثر و اہلیہ مرحومہ معرفت نعیم کوثر	//	5000
//	6845	ص نمبر ۱۵۴ گلیکسی پیکچرز	//	1900
//	6846	گلیکسی پیکچرز	//	500
//	6847	میاں حسن احمد صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 جولائی 24	6848	ڈاکٹر نجمہ عزیز صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	6849	ارسلان پان	راولپنڈی	200
//	6850	والدہ مرحوم عبدالقیوم	//	80
//	6567	عمیر رضا صاحب	//	10000
//	6568	مختار احمد صاحب	//	100
//	6569	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	2650
20 جولائی 24	6570	ہارون صاحب	//	100
//	6571	مختار احمد صاحب	//	100
21 جولائی 24	6572	ہارون صاحب	راولپنڈی	100
//	6573	بن اصغر صاحب	//	500
//	6574	مختار احمد صاحب	//	100
22 جولائی 24	5938	امجد محمود صاحب	//	33000
//	6575	ہارون صاحب	//	100
//	6576	راجہ اظہر صاحب	//	1000
//	6577	راجہ جمیل صاحب	//	1000
//	6578	رب نواز قریشی صاحب	//	5000
23 جولائی 24	6651	صدر دین مرحوم	راولپنڈی	100
//	6652	ص نمبر ۱۹۷ حاجی خالد الیکٹریشن	//	4680
//	6653	ص نمبر ۱۱۴ غلام محی الدین	//	2660
//	6654	ایک نیک دل انسان	//	100
//	6655	ص نمبر ۱ انجمن فیض الاسلام	//	33841
//	6656	ص نمبر ۳۱۷ ندیم فوٹو اسٹوڈیو	//	5380
//	6657	ص نمبر ۴۹ ندیم صاحب	//	760
//	6658	ص نمبر ۴۳ ڈاکٹر بلال الشفاء کلینک	//	1850
//	6659	ص نمبر ۶۳ حاجی نعمت اللہ	لالکڑتی	330
//	6660	ثاقب علی صاحب	راولپنڈی	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23جولائی24	6661	ثاقب علی صاحب	راولپنڈی	700
//	6662	والدین مرحومین ثاقب علی	//	200
//	6663	افراسیاب شیخ صاحب	//	500
//	6664	انفال واجد	//	1000
//	6665	چوہدری تیمور ظفر صاحب	//	1000
//	6666	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	6667	محمد اقبال صاحب	//	500
//	6668	ص نمبر ۵۶ رفیق باربر شاپ	اسلام آباد	700
//	6669	ص نمبر ۱۰۰ غوثیہ ریسٹورنٹ	//	650
//	6670	ص نمبر ۱۳۵ چوہدری ارشد	//	200
//	6671	ص نمبر ۱۲۹ محمد پرویز عباسی	//	1210
//	6672	ص نمبر ۱۵۸ بسم اللہ ہوٹل	//	1000
//	6673	ملک بشیر احمد و بیگم ملک بشیر	راولپنڈی	100
//	6674	محمد عمران ٹریڈرز	//	1000
//	6675	سید تجمل حسین شاہ مرحوم	//	250
//	6676	سید زاہد حسین بخاری مرحوم	//	250
//	6677	ساجد محمود اینڈ عثمان صاحبان	//	200
//	6678	مختار برادرز	//	200
//	6679	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	6680	علی سائیکل ورکس	//	1000
//	6681	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	6682	ملک خدا بخش مرحوم بیگم ملک خدا بخش مرحومہ	//	300
//	6683	ملک عمران مرحوم	//	150
//	6684	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	6685	حاجی نذیر مرحوم	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23جولائی24	6686	جان ٹی سٹور	راولپنڈی	200
//	6687	حاجی شیخ نصراللہ و فیملی	//	1000
//	6688	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	6689	پاک شوز	//	100
//	6690	صدیق کارپوریشن	//	50
//	6691	میر حسین و بیگم میر حسین مرحومین	//	200
//	6692	نسرین ناصر صاحبہ	//	100
//	6693	ناصر سعید مرحوم	//	100
//	6694	سید طالب حسین گیلانی مرحوم	//	1000
//	6695	پیر حسین صراف صاحب	//	200
//	6696	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	6697	آفتاب بانڈے صاحب	//	200
//	6698	صدر دین مرحوم	//	100
//	6699	والدہ مرحومہ عبدالقیوم	//	100
//	6700	والد مرحوم عبدالقیوم	//	100
//	6579	نیک دل مسلمان	راولپنڈی	250
//	6580	نیک دل مسلمان	//	500
//	6581	محمد نواز صاحب	//	5000
//	6582	وقاص نواز صاحب	//	200
//	6583	رانا ساجد صاحب	//	500
//	6584	مختار احمد صاحب	//	100
24جولائی24	6585	منیر احمد بھٹی صاحب	//	100000
//	65806	ہارون صاحب	//	100
//	6587	محمد یونس صاحب	//	100
//	6588	مختار احمد صاحب	//	100
25جولائی24	6589	والدین نسیم صاحب	//	200

Scanned with CamScanner CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
2 جولائی 24	6590	ڈاکٹر عمار اینڈ فیملی	راولپنڈی	3000
//	6591	ہارون صاحب	//	100
//	6592	فروختگی کھال عید الاضحیٰ 2024	//	210000
//	6593	مختار احمد صاحب	//	100
2 جولائی 24	6594	-	-	-
//	6595	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
//	6596	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	2700
2 جولائی 24	6597	ہارون صاحب	//	100
//	6598	اذان فیبرکس	//	500
//	6599	شہزاد صاحب	//	5000
//	6600	مختار احمد صاحب	//	100
//	6601	عدیل صاحب	//	100
2 جولائی 24	6602	حمزہ صاحب	//	1000
//	6603	ایک نیک دل مسلمان	//	500
//	6604	عبدالرزاق صاحب	//	1000
//	6605	مختار احمد صاحب	//	100
2 جولائی 24	6606	نیک دل مسلمان	//	12000
//	6607	ندیم صاحب	//	300
//	6608	مختار احمد صاحب	//	100
//	6609	عاصم افتخار صاحب	//	20000
3 جولائی 24	6610	ہارون صاحب	راولپنڈی	100
//	6611	رانا ساجد صاحب	//	500
//	6612	مختار احمد صاحب	//	100
3 جولائی 24	6613	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
		(جاری)		

حسابات فیض آباد بابت ماہ مئی 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
22 مئی 24	5127	سیف الرحمان صاحب	راولپنڈی	1000
//	5128	صلاح الدین صاحب	//	1000
//	5129	مریم صلاح الدین صاحبہ	//	1000
//	5130	شکیل شجاع صاحب	//	1000
//	5131	غزالہ یاسمین صاحبہ	//	5000
//	5132	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	10000
//	5133	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	5000
//	5134	عمران ظفر صاحب	//	4000
//	5135	ظہیر محمود صاحب	//	1000
23 مئی 24	5136	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5137	محمد فیصل صاحب	//	2650
//	5138	سرفراز بیگم صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	5139	عامر حسین صاحب	//	25000
//	5140	عامر حسین صاحب	//	10000
//	5141	ندیم اسلم صاحب	//	21000
//	5142	عادل قدوسی صاحب	راولپنڈی	6000
//	5143	اریبہ فاطمہ صاحبہ	//	500
//	5144	امیر خان صاحب	//	10000
//	5145	محمد رشید صاحب	//	500
//	5146	مسز عامر اعجاز صاحبہ	//	2000
//	5147	فارق صاحب	اسلام آباد	5000
//	5148	آمدن بمد صدقات	راولپنڈی	15020
//	5149	۹۴۸	//	10000
//	5150	حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
24 مئی 24	5151	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5152	سرفراز بیگم صاحبہ	اسلام آباد	30000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24 مئی 24	5153	۸۹۵	اسلام آباد	10000
//	5154	صدقات	//	6625
//	5155	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	5156	ملک سہیل صاحب	راولپنڈی	500
//	5157	احمد صاحب	اٹک	10000
//	5158	اشفاق صاحب	راولپنڈی	5000
//	5159	جہانگزیب شیخ صاحب	//	500
//	5160	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	10000
//	5161	سیف الرحمان صاحب	//	1000
//	5162	صدقات	//	14000
25 مئی 24	5163	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5164	محمد شعیب صاحب	اسلام آباد	5000
//	5165	مسز یونس صاحبہ	//	5000
//	5166	شیر افضل صاحب	//	2000
//	5167	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	5168	سہیل لطیف صدیقی صاحب	//	12000
//	5169	آصف صاحب	//	1000
//	5170	بن شمس	//	5000
//	5171	شفاء فاؤنڈیشن، شفاء انٹرنیشنل ہسپتال	//	10000
//	5172	ایک نیک دل انسان	//	150
//	5173	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	راولپنڈی	5000
//	5174	محمد عبداللہ صاحب	//	1000
//	5175	عظیم صاحب	اسلام آباد	500
//	5176	۱۸۹	//	10000
//	5177	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
25 مئی 24	5178	امیر خان صاحب	گوجر خان	15000
//	5179	صدقات	راولپنڈی	36000
26 مئی 24	5180	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5181	احسان الحق صاحب	اسلام آباد	500
//	5182	محمد سجاد صاحب	//	1000
//	5183	محمد اعظم صاحب	راولپنڈی	5000
//	5184	صدقات	//	58000
27 مئی 24	5185	طارق محمود صاحب	//	100
//	5186	اظہر شاہ	//	6000
//	5187	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	5188	عبداللہ صاحب	//	1000
//	5189	ڈاکٹر جمال ناصر صاحب	//	300
//	5190	محمو جواد کھوکھر صاحب	//	20000
//	5191	عمیر محمود صاحب	//	1000
//	5192	نفیس ممتاز صاحب	راولپنڈی	2000
//	5193	پی سٹور	اسلام آباد	5000
//	5194	سائرہ حق صاحبہ	//	50
//	5195	لال خان صاحب	//	300
//	5196	سیف الرحمان صاحب	راولپنڈی	1000
//	5197	آمدن بذریعہ گودام	//	1500
//	5198	ذکاء اللہ صاحب	//	1000
//	5199	صدقات	//	37000
//	5200	عبید غفور صاحب	//	100
28 مئی 24	5201	محمد حسنین راشد صاحب	اسلام آباد	5000
//	5202	راشد محمود صاحب	//	10000
//	5203	طارق محمود بیگ صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم جون 24	5253	محمد عظیم صاحب	راولپنڈی	500
//	5254	فیصل ڈرائیور	//	1325
//	5255	م	//	10000
//	5256	٨	//	10000
//	5257	محبوب صاحب	//	1000
//	5258	رفعت حق	اسلام آباد	15000
//	5259	مرزا ولید بیگ صاحب	//	5000
//	5260	ارحم صاحب	//	2500
//	5261	ذیشان اصغر صاحب	//	10000
//	5262	بخاری صاحب	//	5000
//	5263	صدقات	//	4000
//	5264	نوید صاحب	//	2000
//	5265	کامران ڈرائیور	راولپنڈی	4000
//	5266	محمد عثمان صاحب	//	10000
//	5267	ولید یونس صاحب	//	500
//	5268	مسز ماہ رخ ملک صاحبہ	//	500
//	5269	محمد اسلم صاحب	اسلام آباد	1000
//	5270	ظفیر ملک صاحب	//	5000
2 جون 24	5271	صدقات	راولپنڈی	24500
//	5272	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5273	عادل منصور صاحب	//	6000
//	5274	عابد داؤد جنجوعہ صاحب	//	150000
//	5275	آمدن بذریعہ گودام	//	600
//	5276	اویس مرسلین صاحب	//	1000
//	5277	محمد عمر خان صاحب	//	32000
//	5278	طاہرہ ریاض صاحبہ	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2 جون 24	5279	عابد نظیر صاحب	راولپنڈی	4000
//	5280	منسوخ	-	-
//	5281	عبدالجبار صاحب	راولپنڈی	7000
//	5282	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	5283	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	7000
//	5284	صدقات	//	21500
3 جون 24	5285	صدقات	//	3850
//	5286	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5287	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	5288	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	5289	سعید بٹ صاحب	//	5000
//	5290	شاہد علی تاج صاحب	راولپنڈی	1000
//	5291	محمد رقیب صاحب	//	200
//	5292	محمد رقیب صاحب	//	1330
//	5293	والدین مرحومین عبید غفور	//	906
//	5294	محمد مجتبیٰ صاحب	//	100
//	5295	عبدالمجید صاحب	//	200
//	5296	شاہد۔کامران صاحبان	//	1000
//	5297	گل مبارک صاحب	//	600
//	5298	مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	5000
//	5299	والدین مقبول الٰہی	راولپنڈی	1000
//	5300	طارق محمود صاحب	اسلام آباد	7000
//	5301	بن شمس	راولپنڈی	3000
//	5302	عتیق صاحب	//	5000
//	5303	جمشید اقبال صاحب	//	1000

Scanned with CamScanner CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
3جون24	5304	راجہ خرم اختر صاحب	راولپنڈی	5000
//	5305	منصور خان صاحب	اسلام آباد	1000
//	5306	فہمیدہ شکیل صاحبہ	راولپنڈی	2000
//	5307	جنید عامر صاحب	//	500
//	5308	۱۹۰۴۷	//	20000
//	5309	صدقات	//	9950
//	5310	ذوالفقار علی صاحب	//	2000
//	5311	محمد کامران صاحب	//	1800
//	5312	۱۹۰۳۹	//	10000
//	5313	عرفان ۱۸۹۸۹	//	24000
//	5314	پی سی سٹور	اسلام آباد	7000
//	5315	حسن صاحب	//	4000
//	5316	صدقات	راولپنڈی	55500
4جون24	5317	سعدیہ دانیال صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	5318	دانیال حنیف صاحب	//	4000
//	5319	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5320	عمران صاحب	//	1000
//	5321	محمد پرویز صاحب	//	2000
//	5322	کشور جہان صاحبہ	//	1500
//	5323	طاہر صاحب	//	10000
//	5324	ڈاکٹر مسرت علی خان	اسلام آباد	10000
//	5325	سلیم الحق صاحب	راولپنڈی	500
//	5326	عاطف صاحب	//	200
//	5327	نیک آدمی صاحب	//	100
//	5328	کاشف صاحب	//	1000
//	5329	عامر صاحب	اسلام آباد	25000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4جون24	5330	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	10000
//	5331	ڈاکٹر مدیحہ طارق صاحبہ	راولپنڈی	30000
//	5332	عمر سلیم صاحب	ایبٹ آباد	5000
//	5333	رضیہ بیگم صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	5334	محمد عظیم صاحب	اسلام آباد	500
//	5335	محمد عارف صاحب	//	1000
//	5336	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	5337	محمد عالیان صاحب	راولپنڈی	1700
//	5338	محمد ساجد صاحب	اسلام آباد	8000
//	5339	محمد قاسم خان صاحب	//	5000
//	5340	کامران سلیم صاحب	راولپنڈی	2500
//	5341	شاہد الحق صاحب	//	2500
//	5342	فیصل۔کامران صاحبان	//	900
//	5343	محمد ذوالکفل صاحب	//	500
//	5344	صدقات	//	27350
//	5345	صدقات	//	300
5جون24	5346	طارق محمود ملک صاحب	راولپنڈی	100
//	5347	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	5348	فہمیدہ شکیل صاحبہ	راولپنڈی	900
//	5349	صفیہ جواد صاحبہ	//	2000
//	5350	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	1000
//	5401	مسعود اختر صاحب	//	10000
//	5402	مبشر ایوب بٹ صاحب	//	1001
//	5403	راجہ عزیز الرحمان صاحب	راولپنڈی	50000
//	5404	نصیر اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	14000
//	5405	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
5جون24	5406	الائیڈ سکول حرمین کیمپس	اسلام آباد	6000
//	5407	الائیڈ سکول حرمین کیمپس	//	21000
//	5408	۴۱	//	24000
//	5409	غلام علی صاحب	راولپنڈی	1000
//	5410	مسز ماہ رخ ملک صاحبہ	اسلام آباد	500
//	5411	عادل صاحب	راولپنڈی	1000
//	5412	عزیز الرحمان صاحب	//	1330
//	5413	تنویر حسین صاحب	//	7000
//	5414	محمد اصغر صاحب	اسلام آباد	500
//	5415	صلاح الدین صاحب	راولپنڈی	1000
//	5416	مریم صلاح الدین صاحبہ	//	1000
//	5417	شکیل شجاع صاحب	//	1000
//	5418	مصطفیٰ صاحب	//	2000
6جون24	5419	خرم صاحب	راولپنڈی	500
//	5420	عمیر صاحب	//	500
//	5421	صدقات	//	2650
//	5422	صدقات	//	17000
//	5423	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5424	قاضی پرویز صاحب	راولپنڈی	400
//	5425	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000
//	5426	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	14040
//	5427	عامر صاحب	اسلام آباد	20000
//	5428	عامر صاحب	//	10000
//	5429	میجر (ر) مطلوب احمد صاحب	راولپنڈی	5000
//	5430	عبدالماجد صاحب	//	2000
//	5431	ڈاکٹر طاہر بشیر صاحب	اسلام آباد	10000
6جون24	5432	چوہدری بشیر صاحب	اسلام آباد	500
//	5433	ڈاکٹر طارق الرحمان صاحب	//	5000
//	5434	محمد اخلاق ڈار صاحب	راولپنڈی	5000
//	5435	ظفر فاروق ملک صاحب	سیالکوٹ	1000
//	5436	شائستہ زید صاحبہ	راولپنڈی	2000
//	5437	محمد علی واہلیہ بذریعہ طاہر ضیاء صاحب	//	100000
//	5438	اسد اقبال صاحب	//	14000
//	5439	محمد سرور صاحب	اسلام آباد	500
//	5440	عابد محمود صاحب	//	2000
//	5441	صدقات	راولپنڈی	63620
7جون24	5442	صدقات	//	4275
//	5443	سہیل صاحب	//	4000
//	5444	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5445	محمد انار	راولپنڈی	5000
//	5446	محمد منیر صاحب	اسلام آباد	1000
//	5447	نذیر احمد صاحب	//	3000
//	5448	راحت مسعود صاحب	راولپنڈی	10000
//	5449	سیف اللہ صاحب	//	500
//	5450	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	5451	شاہد کامران صاحب	اسلام آباد	1000
//	5452	رضی شاہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	5453	محبوب ملک صاحب	//	2000
//	5454	ملک سہیل صاحب	//	500
//	5455	ضیاالحق صاحب	//	1000
//	5456	نیک آدمی	//	1000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7جون24	5457	کرن رخسانہ صاحبہ	راولپنڈی	300
//	5458	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	اسلام آباد	5000
//	5459	راشدہ قریشی صاحبہ	//	500
//	5460	ایزد حسن میر صاحب	//	1000
//	5461	نعیم صاحب	//	2500
//	5462	عبداللہ صاحب	اسلام آباد	500
//	5463	اسد صاحب	راولپنڈی	2000
//	5464	جہانزیب صاحب	ایبٹ آباد	200
//	5465	طالب حسین صاحب	راولپنڈی	500
//	5466	ملک مستعیر صاحب	//	500
//	5467	صدقات	//	15000
8جون24	5468	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5469	محمد ندیم و محمد عظیم و حمزہ	اسلام آباد	1500
//	5470	محمد عثمان صاحب	//	2000
//	5471	لال خان صاحب	//	500
//	5472	محمد شکور صاحب	راولپنڈی	1000
//	5473	بندہ خدا	//	200
//	5474	عمر مجید صاحب	//	1000
//	5475	عبدالجبار صاحب	اسلام آباد	2000
//	5476	پیپر کیمونیکیشن	//	21000
//	5477	کیمنن سٹور	//	5000
//	5478	حسام الحق صاحب	//	1000
//	5479	محمد افتخار صاحب	//	500
//	5480	اختر رسول صاحب	//	1000
//	5481	زمرد مرزا صاحب	راولپنڈی	5000
//	5482	صدقات	//	73200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8جون24	5483	صدقات	راولپنڈی	2650
9جون24	5484	۸۲	اسلام آباد	16000
//	5485	۸۳	راولپنڈی	10000
//	5486	۷۲	//	12000
//	5487	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5488	عبداللہ صاحب	اسلام آباد	5000
//	5489	عتیق الرحمان صاحب	//	2000
//	5490	انیقہ ادریس صاحبہ	//	10000
//	5491	شمیم اے خان بذریعہ امجد جہانگیر قاضی صاحب	امریکہ	10000
//	5492	مسز نگہت مجید ملک صاحبہ	//	40000
//	5493	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	180
//	5494	لیاقت صاحب	اسلام آباد	1500
//	5495	عتیق صاحب	//	1500
//	5496	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	5497	زاہد رضا صاحب	اسلام آباد	350
//	5498	سہیل صاحب	//	2000
//	5499	احمد سہیل صاحب	راولپنڈی	1000
//	5500	حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
10جون24	5501	طارق محمود بیگ صاحب	اسلام آباد	100
//	5502	میڈم تسنیم نازنین	راولپنڈی	1500
//	5503	ڈاکٹر ندیم اسحاق صاحب	//	40000
//	5504	نوشابہ نسرین صاحبہ	بہاولپور	100000
//	5505	ڈاکٹر علی محمد میر صاحب	اسلام آباد	50000
//	5506	اسامہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	5507	محمد یوسف صاحب	اسلام آباد	25000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 جون 24	5508	ارشد صاحب	اسلام آباد	500
//	5509	محمد عبدالرحمان صاحب	راولپنڈی	1000
//	5510	عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	1000
//	5511	ظفر احمد صاحب	راولپنڈی	5000
//	5512	بیگم فرحت سلطان صاحبہ	//	5000
//	5513	بندہ خدا	//	2000
//	5514	صدقات	//	102000
//	5515	۱۰۷	//	12000
11 جون 24	5516	XYZ	راولپنڈی	1000
//	5517	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5518	عارف صاحب	//	1000
//	5519	عابد صاحب	//	500
//	5520	مسعود صاحب	اسلام آباد	1000
//	5521	بشارت احمد صاحب	راولپنڈی	200
//	5522	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	5523	اقراء عابد صاحبہ	//	35000
//	5524	اللہ دتہ مجمی صاحب	راولپنڈی	2000
//	5525	صوبیدار نواز صاحب	//	500
//	5526	مجیع رحمان صاحب	اسلام آباد	1000
//	5527	ایضا	//	1000
//	5528	منزہ رحمان صاحبہ	//	1000
//	5529	سیف الرحمان صاحب	راولپنڈی	2000
//	5530	جناح کالج	//	5000
//	5531	منال	//	1000
//	5532	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	40000
//	5533	عبدالشکور صاحب	//	1000
12 جون 24	5534	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	100
//	5535	عادل حسین صاحب	اسلام آباد	1000
//	5536	امجد حسین کیانی صاحب	//	450
//	5537	مسز ماہ رخ ملک صاحبہ	راولپنڈی	500
//	5538	کامران صاحب	//	5000
//	5539	چوہدری کامران صاحب	//	500
//	5540	ثمینہ احمد صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	5541	مسز عابدہ جمشید برکی صاحبہ	راولپنڈی	21000
//	5542	سید زرغون شاہ صاحب	کوہاٹ	1000
//	5543	عامر حسین صاحب	//	25000
//	5544	حاشر امتیاز صاحب	اسلام آباد	500
//	5545	شفاء فاؤنڈیشن	//	10000
//	5546	محمد جاوید صاحب	//	30000
//	5547	مبشر ایوب صاحب	//	1262
//	5548	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	5549	نعمان صاحب	//	5000
//	5550	بندہ خدا	//	600
//	5551	حاجی ڈاکٹر ظریف صاحب	//	10000
//	5552	سید یاسر شبیر صاحب	//	20000
//	5553	محمد تحسین صاحب	//	2000
//	5554	حافظ رمضان صاحب	//	1000
//	5555	لیاقت صاحب	//	1000
//	5556	صابر صاحب	//	2000
13 جون 24	5557	صدقات	//	5300
//	5558	ناصر عباس صاحب	//	5000
//	5559	طارق محمود بیگ صاحب	//	100

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
13جون24	5560	ڈاکٹر سہیل ضیاء صاحب	راولپنڈی	1000
//	5561	محمد گوہر معراج صاحب	//	500
//	5562	ملک اعظم صاحب	اسلام آباد	1000
//	5563	ریحان احمد معرفت نیاز عرفان صاحب	//	50000
//	5564	نازیہ ولی	راولپنڈی	500
//	5565	والدین محمد نثار	اسلام آباد	500
//	5566	جاوید اقبال صاحب	راولپنڈی	5000
//	5567	محمد کاشف صاحب	اسلام آباد	15000
//	5568	صدقات	راولپنڈی	60000
//	5569	حارث بن زاہد	اسلام آباد	2000
14جون24	5570	عبدالرحمٰن صاحب	//	2000
//	5571	عتیق صاحب	//	1000
//	5572	ایک نیک بندہ	راولپنڈی	150
//	5573	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	5574	رضی الرحمٰن صاحب	//	2000
//	5575	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	5576	جاوید صاحب	//	15000
//	5577	جاوید صاحب	//	5000
//	5578	منسوخ	-	-
//	5579	سید عامر ہاشمی، کفالت طالب علم محمد اجمل	راولپنڈی	48000
//	5580	منسوخ	-	-
//	5581	عاصمہ ہاشمی معرفت سید عامر ہاشمی، کفالت طالب علم محمد سعد نیاز	راولپنڈی	48000
//	5582	معزن معرفت سید عامر ہاشمی کفالت طالب علم زعفران فرید	//	96000
14جون24	5583	ریاض صاحب	اسلام آباد	500
//	5584	عدنان ظفر صاحب	راولپنڈی	2000
//	5585	طارق محمود بٹ صاحب	//	100
//	5586	منسوخ	-	-
//	5587	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
15جون24	5588	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5589	ممتاز حسین صاحب	//	5000
//	5590	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	10000
//	5591	راجا عبدالقیوم صاحب	//	1100
//	5592	ڈاکٹر عنبرین صاحبہ	اسلام آباد	100000
//	5593	ملک محمد یاسر صاحب	راولپنڈی	25000
//	5594	ملک امجد نعیم صاحب	//	9300
//	5595	توصیف خواجہ واہل خانہ	اسلام آباد	20000
//	5596	مبشر صاحب	راولپنڈی	500
//	5597	آصف بشیر صاحب	//	3000
//	5598	میجر سیما نشاط	//	50000
//	5599	محمد حسین علی حیدر صاحب	//	100
//	5600	محمد اشرف صاحب	اسلام آباد	50000
//	5601	شیر افضل صاحب	//	650
//	5602	حنا عثمان صاحبہ	راولپنڈی	20000
//	5603	سجاد صاحب	//	1000
//	5604	ڈاکٹر عبدالوحید صاحب	//	200000
16جون24	5605	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5606	منسوخ	-	-
//	5607	جمشید علی صاحب	اسلام آباد	25000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 جون 24	5608	مسعود احمد صاحب	اسلام آباد	1000
//	5609	محمد شفیق صاحب	لاہور	1000
//	5610	ا ۹ ا	راولپنڈی	10000
//	5611	طارق محمود صاحب	//	5000
//	5612	طارق محمود صاحب	//	1000
//	5613	عاطف انور صاحب	اسلام آباد	5000
//	5614	محمد عمران افضل صاحب	راولپنڈی	500
//	5615	ولید یونس صاحب	//	500
//	5616	ماہ رخ ملک صاحبہ	//	500
//	5617	عبیداللہ سلیم صاحب	اسلام آباد	100000
//	5618	سمیر بن عامر	//	10000
//	5619	ٹیکسلا انڈسٹریز	//	10000
//	5620	محمد شفیع، خدیجہ بی بی	راولپنڈی	20000
//	5621	محمد عمر علی صاحب	//	5000
17 جون 24	5622	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5623	عمار صاحب	اسلام آباد	15000
//	5624	عارف صاحب	//	2500
//	5625	ندیم صاحب	یوکے	35323
//	5626	فراست علی صاحب	اسلام آباد	5000
//	5627	محمد حسن صاحب	راولپنڈی	1000
//	5628	مسز روبینہ سنبل صاحبہ	//	2000
//	5629	معظم اکبر تقی صاحب	//	500
//	5630	نسرین اختر صاحبہ	اسلام آباد	5000
18 جون 24	5631	حکیم مولوی احسان الحق	//	1000
//	5632	ڈاکٹر عمرانہ صاحبہ	//	5000
//	5633	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر	راولپنڈی	2000
18 جون 24	5634	منیر اختر صاحب	راولپنڈی	1000
//	5635	شیخ مشتاق صاحب	U.S.A	100 ڈالر
//	5636	جواد محمود صاحب	راولپنڈی	1000
//	5637	محمد سہیل ملک صاحب	اسلام آباد	10000
//	5638	ڈاکٹر غفور صاحب	//	3000
//	5639	شکیلہ خسرو صاحبہ	//	5000
//	5640	سید محمد جمال صاحب	//	500
//	5641	عمیر اقبال وڑائچ	//	20000
//	5642	سید محمد عمر صاحب	//	2000
19 جون 24	5643	ظفر، عمیر اینڈ ولید فیملی	اسلام آباد	12000
//	5644	محمد خلیل اللہ صاحب	//	10000
//	5645	مسٹر اینڈ مسز ظہیر احمد بابر	//	10000
//	5646	مبشر ایوب بٹ صاحب	//	1000
//	5647	طارق پرویز صاحب	//	5000
//	5648	محمد حاشر کامران صاحب	راولپنڈی	100
//	5649	محمد داؤد صاحب اینڈ فیملی	اسلام آباد	100
//	5650	محمد حسین علی حیدر، عائشہ گل فاطمہ، محمد حسن علی ابراہیم	//	100
20 جون 24	5651	محمد انور صاحب	راولپنڈی	2000
//	5652	سردار ابراہیم صاحب	//	5000
//	5653	سردار عمران صاحب	اسلام آباد	5000
//	5654	عامر کیانی صاحب	راولپنڈی	500
//	5655	گروپ کیپٹن خلیق شاہ	//	1000
//	5656	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5657	چوہدری مشرف حسین یوسف	//	1800
//	5658	عامر حسین صاحب	//	20000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20 جون 24	5659	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	10000
//	5660	آصف بشیر صاحب	راولپنڈی	3000
//	5661	سٹاف گرلز سکول مندرہ	//	5100
21 جون 24	5662	محمد حسن علی حیدر صاحب	//	100
//	5663	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5664	عبداللہ صاحب	//	200
//	5665	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	5666	ڈاکٹر اسامہ فاروق صاحب	//	1500
//	5667	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	5668	شاہد اقبال صاحب	//	6000
//	5669	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	5670	محمد زین العابدین صاحب	اسلام آباد	20000
//	5671	محمد عمران صاحب	//	1000
22 جون 24	5672	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5673	محمد عمر صاحب	اسلام آباد	1000
//	5674	سرینہ فلورنگ	راولپنڈی	2000
//	5675	صندوقچی فیض آباد مرکز	//	171060
//	5676	صفوہ	اسلام آباد	5000
//	5677	میاں محمد جاوید صاحب	//	5000
//	5678	محبوب صاحب	راولپنڈی	2100
//	5679	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5680	ایک نیک دل انسان	//	500
//	5681	ایمن صاحبہ	//	300
23 جون 24	5682	عظمٰی صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	5683	مہتاب	//	1000
//	5684	مسٹر اینڈ مسز ہارون رشید	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23 جون 24	5685	ریحانہ ناہید صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	5686	سروش جدون	//	7000
//	5687	۲۵۲	//	10000
//	5688	محمد احمد صاحب	//	1000
24 جون 24	5689	افضال محمود صاحب	//	1000
//	5690	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5691	نور حفیظ صاحب	اسلام آباد	500
//	5692	عدنان صاحب	//	5000
//	5693	طارق محمود صاحب	//	2000
//	5694	شاہد صاحب	//	1000
//	5695	ابرار الحق صاحب	//	2000
//	5696	سیف الرحمان صاحب	//	2000
//	5697	جاوید ستی صاحب	//	1000
//	5698	عبدالوحید صاحب	//	1000
//	5699	صدقات	راولپنڈی	50000
//	5700	جہانزیب صاحب	مانسہرہ	100
25 جون 24	5701	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5702	ڈاکٹر فرخندہ صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	5703	Mr Ayyad Waqar Saeed	//	18000
//	5704	ایس ایم سخی صاحب	//	1500
//	5705	کیپٹن حکم داد صاحب	راولپنڈی	4000
//	5706	محمد علی صاحب	//	1000
//	5707	صدقات	//	20000
//	5708	عمیر صاحب	//	500
//	5709	عمیر صاحب	//	100

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
25جون24	5710	۲۵۵	راولپنڈی	10000
26جون24	5711	علی صاحب	اسلام آباد	2000
//	5712	محمد یونس صاحب	راولپنڈی	1000
//	5713	محمد آثار صاحب	//	5000
//	5714	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	5715	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	7000
//	5716	مبشر ایوب بٹ صاحب	//	1000
//	5717	احسان محمد صاحب	//	10000
//	5718	شاہدہ احسان صاحبہ	//	15000
//	5719	عامر حسین صاحب	//	25000
//	5720	عامر حسین صاحب	//	10000
//	5721	اشتیاق صاحب	راولپنڈی	2000
//	5722	بیگم عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
//	5723	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	5724	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
27جون24	5725	امجد سلیم صاحب	راولپنڈی	2000
//	5726	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5727	محترمہ ماہ رخ صاحبہ	//	500
//	5728	بلال صاحب	اسلام آباد	1000
//	5729	امتیاز احمد صاحب	//	200
//	5730	رانا محمد شاہد صاحب	//	2000
//	5731	شہرام اقبال صاحب	//	15000
//	5732	شہرام اقبال صاحب	//	15000
//	5733	xyz	//	1000
//	5734	جواد کھوکھر صاحب	//	20000
//	5735	محمد بلال صاحب	//	500
27جون24	5736	صدقات	راولپنڈی	41282
28جون24	5737	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5738	سیف الرحمان صاحب	//	2000
//	5739	بشیر احمد گوندل صاحب	اسلام آباد	55000
//	5740	مسعود اختر صاحب	//	500
//	5741	میڈم شبنمی سردار	راولپنڈی	4000
//	5742	میڈم شبنمی سردار	//	1500
//	5743	امجد محمود صاحب	//	1000
//	5744	سہیل لطیف صدیقی صاحب	اسلام آباد	10000
//	5745	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	5746	۳۲۹	//	12000
//	5747	رضی الرحمان صاحب	راولپنڈی	2000
//	5748	۲۹۳	//	10000
//	5749	عائشہ گل صاحبہ	//	100
//	5750	محمد مجتبیٰ صاحب	//	100
//	5751	حمزہ صاحب	//	20000
//	5752	تجمل عباسی صاحب	اسلام آباد	45000
//	5753	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	5754	مدثر عباسی صاحب	راولپنڈی	3000
//	5755	مدثر عباسی صاحب	//	2000
//	5756	رویدہ رحیم	//	1000
//	5757	والدین رویدہ رحیم	//	2000
//	5758	مس فہمیدہ سلطانہ صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	5759	مسز نرگس سلطانہ صاحبہ	//	50000
//	5760	ایک نیک دل انسان	//	3000
//	5761	ملک مبین انجم صاحب	راولپنڈی	5000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28 جون 24	5762	عرفان الحق صاحب	راولپنڈی	10000
//	5763	صدقات	//	20150
29 جون 24	5764	طارق محمود صاحب	//	100
//	5765	محمد فیصل صاحب	//	1000
//	5766	اخلاق احمد خان صاحب	آزاد کشمیر	500
//	5767	محمد انور صاحب	راولپنڈی	2000
//	5768	احسان الحق صاحب	//	1000
//	5769	بخاری صاحب	//	5000
//	5770	سید عثمان احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	5771	عبدالرقیب صاحب	//	200
//	5772	ایک نیک دل انسان	//	10000
//	5773	غلام اختر صاحب	//	300
//	5774	عبدالخالق صاحب	راولپنڈی	500
//	5775	سجاد صاحب	//	500
//	5776	عامر قدوسی صاحب	//	5000
//	5777	عبدالجبار صاحب	اسلام آباد	500
//	5778	سعیدہ اختر صاحبہ	//	5000
//	5779	محمد دانیال صاحب	لاہور	1000
//	5780	مسز دانیال صاحبہ	//	1000
//	5781	مسز افضال صاحبہ	//	2000
//	5782	ایک نیک دل انسان	//	10000
//	5783	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	5784	سعدیہ دانیال صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	5785	دانیال صاحب	//	4000
30 جون 24	5786	ثاقب صاحب	//	2200
//	5787	طارق محمود صاحب	//	100
30 جون 24	5788	ارشد محمود صاحب	راولپنڈی	1000
//	5789	عیسیٰ فہد صاحب	//	2000
//	5790	محمد شبیر صاحب	//	500
//	5791	علی صاحب	//	500
//	5792	عادل منصور صاحب	اسلام آباد	5000
//	5793	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	240
//	5794	انیق ناصر جنجوعہ	//	15000
//	5795	عبدالوحید صاحب	//	20000
//	5796	شہزاد صاحب	//	25000
//	5797	سہیل صاحب	//	4000
//	5798	صدقات	//	50000

حسابات فیض آباد بابت ماہ جولائی 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم جولائی 24	5799	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5800	ملک اعظم اعوان صاحب	اسلام آباد	1000
//	5801	عمران احمد صاحب	//	10000
//	5802	والدہ محترمہ اینڈ مسٹر بشارت احمد، محمد حسن علی ابراہیم، محمد حسین علی حیدر، عائشہ گل	//	1000
//	5803	عبدالرحیم صاحب	//	500
//	5804	نائلہ صاحبہ	//	500
//	5805	فرخندہ راٹھور صاحبہ	//	2000
//	5806	سحرش صاحبہ	//	1000
//	5807	اشفاق احمد صاحب	راولپنڈی	5000
//	5808	محمد حسین صاحب	اسلام آباد	500
//	5809	شاہد صاحب	//	1000
//	5810	ندیم احمد صاحب	//	1000
//	5811	حاجی سردار علی صاحب	حیدر آباد	1000

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2جولائی24	5812	راجا امجد نوید صاحب	راولپنڈی	5000
//	5813	ایک نیک دل انسان	//	150
//	5814	۳۱۴	//	10000
//	5815	شکیلہ خسرو صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	5816	محمد افتخار صاحب	//	500
//	5817	فرخ سہیل صاحب	راولپنڈی	3000
//	5818	نعمان صاحب	اسلام آباد	10000
//	5819	احمد رضا صاحب	//	2000
//	5820	زاہد رضا صاحب	//	300
//	5821	زارا عمر صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	5822	صدقات	//	22000
//	5823	ظفر صاحب	//	6000
//	5824	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	5825	میڈم نوشابہ صاحبہ	//	1000
//	5826	کامران سلیم صاحب	//	2500
//	5827	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	5828	قاضی پرویز صاحب	//	300
//	5829	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	6500
//	5830	۲۵-۴۳۳	//	16000
//	5831	زبیر ابرار صاحب	//	500
//	5832	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	5833	محمد ممتاز صاحب	//	1100
//	5834	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	5835	شاہد صاحب	//	1000
//	5836	جمشید صاحب	//	1000
//	5837	شاہد مدنی صاحب	//	200
2جولائی24	5838	ڈاکٹر طاہر بشیر چوہدری	اسلام آباد	10000
//	5839	محمد بشیر چوہدری صاحب	//	500
//	5840	میڈم فہمیدہ شکیل صاحبہ	راولپنڈی	2000
//	5841	ساجد صاحب	//	2000
//	5842	سید ذرغون شاہ صاحب	//	1000
//	5843	سہیل احمد صاحب	//	1500
//	5844	منسوخ	-	-
//	5845	کیپٹن	راولپنڈی	7000
//	5846	محمد جمال اعوان صاحب	//	5000
//	5847	صدقات	//	95000
//	5848	صدقات	//	220
3جولائی24	5849	اختر رسول صاحب	اسلام آباد	2000
//	5850	ناصر صاحب	//	11000
//	5851	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	5852	محمد شعیب صاحب	اسلام آباد	5000
//	5853	عامر حسین صاحب	//	25000
//	5854	عامر حسین صاحب	//	10000
//	5855	راجا عبدالحمید صاحب	راولپنڈی	100
//	5856	سید محمد نثار علی صاحب	//	50000
//	5857	محمد پرویز صاحب	//	2000
//	5858	شاہد صاحب	اسلام آباد	1000
//	5859	آصف بشیر صاحب	//	1000
//	5860	افتخار احمد صاحب	//	5000
//	5861	طاہرہ ریاض صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	5862	عابد مظہر صاحب	//	5000
//	5863	محمد آیان صاحب	//	1720

Scanned with CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6 جولائی 24	6866	اویس مرسلین صاحب	راولپنڈی	1000
//	6867	محمد عبدالرحمان صاحب	//	1000
//	6868	مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	5000
//	6869	والدین مقبول الٰہی	//	1000
//	6870	ایک نیک دل انسان	//	100
//	6871	میڈم فہمیدہ صاحبہ	راولپنڈی	300
//	6872	نعمہ سعید صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	6873	محمد زاہد صاحب	//	1000
//	6874	محمد سرور صاحب	//	700
//	6875	عاصمہ عظمت صاحبہ	//	150
//	6876	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	6877	صدقات	//	35000
7 جولائی 24	6878	ایک نیک دل انسان	//	10000
//	6879	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	6880	ناصر بی بی صاحبہ	//	5000
//	6881	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	6882	ارباب	//	500
//	6883	کامران اقبال صاحب	//	2000
//	6884	xyz	//	500
//	6885	ڈاکٹر طارق صاحب	راولپنڈی	2000
//	6886	طاہر محمود صاحب	//	7000
//	6887	محمد مقصود صاحب	//	10000
//	6888	شمیم اے خان	امریکہ	10000
//	6889	حسن صاحب	راولپنڈی	5000
//	6890	اسفندیار صاحب	//	15000
8 جولائی 24	6891	صدقات	//	35000
8 جولائی 24	6892	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	6893	میڈم نسیم صاحبہ	//	1500
//	6894	خدیجہ بی بی صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	6895	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	10170
//	6896	مصطفیٰ صاحب	اسلام آباد	2000
//	6897	شاہد صاحب	//	700
//	6898	عامر حسین صاحب	//	25000
//	6899	عامر حسین صاحب	//	10000
//	6900	عبدالغفار صاحب	//	1000
//	6901	نعیم صاحب	راولپنڈی	3000
//	6902	ف گ	//	2650
//	6903	عاطف صاحب	//	5000
//	6904	امجد سلیم صاحب	//	2000
//	6905	تنویر احمد صاحب	//	7000
//	6906	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	6907	ارشد محمود صاحب	//	500
//	6908	سیف انرجی لمیٹڈ	//	100000
//	6909	محمد عارف صاحب	//	1000
9 جولائی 24	6910	ایک نیک دل انسان	راولپنڈی	5000
//	6911	صدقات	//	36000
//	6912	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	6913	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	اسلام آباد	25000
//	6914	جمشید علی صاحب	//	25000
//	6915	مسز نگہت ماجد ملک صاحبہ	//	25000
//	6916	شیخ فضل الرحمان صاحب	//	300
//	6917	طارق صاحب	راولپنڈی	5000

(جاری)

Scanned with CamScanner

HASSAN GROUP OF DENTISTRY

حسن
ڈینٹل کیئر سینٹر

Qualified Staff | Complete Sterilization | Latest Technology

Hassan DENTAL

HASSAN DENTAL CARE CENTRE (PVT) LTD.

0336-9539786, 0336-9639786, 0336-4639786, 0333-1643786
0333-1523786, 0333-1643786, 0333-1631786, 0333-1584786

Surgery 1&2	Surgery 3	Surgery 4	Surgery 5&6	Ali Dental X-Ray	OPG Centre
Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5122195	Saidpur Road, Opp. Total Petrol Pump Rawa'pindi. 0313-4844081 0300-9737536	K-2 Plaza, I-9 Markaz, Islamabad 051 - 4440179 0321-5300959	Bahria Town, Phase 4, Civic Centre, Behrain Comp'ex, Near KFC 051 - 5730673 0302-8949721	Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5299552	Flat # 1, 1st Floor, Aftab Plaza, Saldpur Road, Rwp. 0333-5079679 0306-8813399

http://www.phonebook.com.pk/HASSANDENTISTRY.com

Join us on Facebook: **HassanDental**

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وِخیرات کر لیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت:63:10)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری:1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

Scanned with CamScanner

مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح کے یوم پیدائش کے سلسلے میں تقریب سے صدر انجمن
ڈاکٹر ریاض احمد، نائب صدر، جنرل سیکرٹری و دیگر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

انجمن فیض الاسلام کے سکاؤٹس نے اپنے لیڈر شاہد علی تاج کے ساتھ نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل
میاں محمد جمیل اطہر (ر) کی سربراہی میں کیپٹن سرور شہید نشان حیدر کے مزار پر حاضری دی

Scanned with CamScanner

Monthly Faiz-ul-Islam (Reg #. NPR-043)

تقریب [illegible] کش مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح فیض آباد کیمپس کے مختلف مناظر
جس میں [illegible] ین ودیگر عہدیداران، اساتذہ کرام اور مہمانانِ گرامی نے شرکت کی

Scanned with CamScanner